



شیخ فرید الحق فرید آبادی عظیم آبادی

**COPYRIGHT @ [www.khanqahemadia.org](http://www.khanqahemadia.org)**



# تفہیرِ حرم

(نعتیہ مجموعہ)

زائرِ حرم فرید عصر پرِ طریقت

حضرت مولانا سید شاہ فرید الحق فرید عمارتی عظیم آبادی

سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ

بہار (ہند)

• ناشر •

ادارۂ رشیدیہ، خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ ۸۰۰۰۰۸

## اطلاعات

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب :	”تنویرِ حرم“
نتیجہ فکر :	حضرت مولانا سید شاہ فرید الحق فرید عبادی عظیم آبادی
کمپیوٹر کمپوزنگ :	ڈی ٹی پی کمپیوٹرس، کاظمی بیگم کپاؤنڈ، پٹنہ سیٹی ۸۰۰۰۰۸
سال اشاعت :	اگست ۲۰۰۰ء
تعداد اشاعت :	۵۰۰ (پانچ سو)
ضخامت :	۱۶۰ صفحات
مطبع :	کراؤن آفسٹ، ہنری باغ، پٹنہ ۴
جزوی مالی تعاون :	بہار اردو اکاڈمی، پٹنہ
قیمت :	ستر روپے (Rs.70=00)
ناشر :	”ادارۃ رشیدیہ“
	خانقاہ عمادیہ، منگل تالاب، پٹنہ-۸

فون 641066 - (0612)

## عرض ناشر

”ادارہ رشیدیہ“ نے طویل عرصے کے بعد طباعت و اشاعت کے میدان میں پھر سے قدم رکھا اور اس کی ابتدا فرید عصر پیر طریقت حضرت مولانا و مرشدنا سید شاہ فرید الحق فرید عمادی عظیم آبادی سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ قلندریہ کے نعتیہ مجموعہ ”تنویر حرم“ کی اشاعت سے کر رہا ہے۔ کافی عرصے تک ادارہ کے پاس حضرت صاحب سجادہ مدظلہ العالی کا یہ مجموعہ رکھا رہا، دوبار کتابت ہوئی لیکن انہیں پسند نہ آئی۔ آخر کمپیوٹر کی کتابت جب پیش کی گئی تو آپ نے پسند فرمایا اور طباعت کا مرحلہ شروع ہوا۔

اس مجموعے کی اشاعت کے سلسلے میں ادارہ بے حد شکر گزار ہے جناب سید سعید رضا گہر کا کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرستی کے باوجود کمپوز شدہ پروف کی نظر ثانی فرمائی اور اشاعت و ترتیب کے سلسلے میں مفید مشورے دیے اور ساتھ ہی ساتھ قابل صد ستائش و تحسین ہیں جناب ظفر عالم عرف منور صاحب (کراؤن آفسٹ، سبزی باغ، پٹنہ) کہ انہوں نے طباعت کے سلسلے کی تمام تنگ و دو اور کاوشیں اپنے ذمہ لے لیں اور اس ذمہ داری کو بڑے حسن و خوبی سے انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی طباعت کے لیے جن لوگوں نے بھی ساتھ دیا ہے ان کے لیے بس اتنی دعا کی جاسکتی ہے کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یہ مجموعہ نعت پاک جس وقت قبول ہو، ساتھ ہی ساتھ ان حضرات کی عقیدت اور محنتیں بھی مقبول ہو جائیں تو دنیا و آخرت کی سر بلندی کے لیے کافی ہوگا۔ اور نعتیہ مجموعے کے صدقے اللہ تبارک و تعالیٰ ادارہ رشیدیہ اور اس کے افراد کو ترقی و کامیابی عطا فرمائے۔



## قطعہ تارتخ طباعت

از

سید شاہ محمد طلحہ رضوی برق چشتی نظامی

محمد مصطفیٰ کی نعت لکھنا

یہ زادِ آخرت رب کی قسم ہے

عماد الدین شہ کا ”سیدھا رستہ“

نبی کا فیض اس پر ہر قدم ہے

فرید باصفا نے جمع کر لیں

وہ نعتیں جن میں پنہاں کیف و کم ہے

خدا کا شکر ہے زیرِ طباعت

خوشی اس کی مجھے بھی دم بدم ہے

اشاعت پر کہا اے برق دل نے

”کل افشائی تنویرِ حرم ہے“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حرفے چند

یارب بیکہ عنایت ایدھر کردو  
کاٹنا ہے عمامہ تم گل تر کردو  
ہے رنگ گنہ سیتی رخ اس کا کالا  
تم غارۂ غنوں میں مقور کردو

شمالی ہند میں اردو کا دبستان عظیم آباد اس لحاظ سے بے حد اہم ہے کہ یہاں بھی اردو زبان و ادب کی میراث کسی بھی دوسرے دبستان ادب اردو سے کم قدیم نہیں۔ شاعری ہو یا نثر دونوں میں دبستان عظیم آباد کا پلہ بہت گراں ہے۔

حضرت سید عماد الدین قلندر پھلواردی قدس سرہ العزیز (۱۰۶۵ھ تا ۱۱۲۴ھ) کا رسالہ صراط مستقیم عرف سید ہارستہ (مصنفہ ۱۰۸۱ھ) کے متعلق مشہور و معروف محقق قاضی عبدالودود فرماتے ہیں:

”... اگر یہ واقعی گیارہویں صدی کا لکھا ہوا ہے تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ

اس صوبہ میں نثر و نظم اردو کا اس سے قدیم تر نمونہ اس وقت تک دستیاب نہیں

ہوا ہے۔“ (مارچ ۱۹۳۶ء)

مشائخ، عرفاء اور پیران طریقت کا یہ عظیم المرتبت خانوادہ عمادیہ عربی، فارسی اور اردو کی بہر طور خدمت میں اپنا ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔ انہیں حضرت عماد الدین قلندر



قدس سرہ بانی خانقاہ عمادیہ کے افراد خانوادہ بالخصوص آپ کے سجادہ نشینان رحمۃ اللہ علیہم کی مشایخانہ، صوفیانہ، عارفانہ، ادیبانہ و شاعرانہ کمالات کی ایک دنیا معترف ہے۔ مثلاً:

- ۱۔ حضرت سید شاہ عماد الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۶۵ھ تا ۱۱۲۳ھ)
  - ۲۔ حضرت سید شاہ غلام نقشبند سجاد رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۱۶ھ تا ۱۱۷۳ھ)
  - ۳۔ حضرت سید شاہ نور الحق تپاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۶ھ تا ۱۲۳۳ھ)
  - ۴۔ حضرت سید شاہ ظہور الحق ظہور رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۸۵ھ تا ۱۲۳۳ھ)
  - ۵۔ حضرت سید شاہ صبح الحق صبح رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۰۱ء تا ۱۹۷۷ء)
  - ۶۔ حضرت سید شاہ فرید الحق قادری عمادی فرید عظیم آبادی مدظلہ العالی اور
- زیب سجادہ عمادیہ قلندریہ، خانقاہ عمادیہ، پٹنہ سیٹی

حضرت فرید عمادی کو فن شاعری میں یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ آپ ایک وہی شاعر ہیں۔ طبیعتِ فطیرانہ، دلِ عارفانہ، مزاجِ شاعرانہ ہے۔ بیک وقت عماد الدین بھی ہیں اور عماد الادب بھی۔ زبان و بیان پر قابلِ لحاظ قدرت حاصل ہے۔ تقریرِ دل پذیر پر وہ ملکہ حاصل ہے کہ ایک شیریں بیان مقرر کی حیثیت سے دیارِ و امصار میں معروف و مقبول ہیں، تحریرِ کم نظیر پر وہ قدرت ہے کہ غزل، مثنوی اور نعتِ رسول کریم ﷺ کا بڑا سرمایہ جمع ہے۔ طبیعت میں آمد اور زور ہے۔ ذکر و بیانِ رسول ﷺ پر آپ کا دل گداختہ سانچوں میں فکر و خیال کے سونے ڈھالتا ہے۔

تبلیغِ دین متین، رفاہِ عام، خدمتِ خلق اور نعتیہ مشاعروں میں سابقہ اور واسطہ عوام الناس سے ہے، لہذا اپنے مورثِ اعلیٰ کی قیمتی روایت کے پیشِ نظر زبان و بیان کو سادہ، سہل، رواں دواں اور عام فہم رکھتے ہیں۔ اگرچہ خواص میں بھی آپ کا مقام و مرتبہ مخصوص ہے کیوں کہ قرآن و حدیث و فقہ اور عربی و فارسی پر عبور کے باوصف آپ ایک مستند عالمِ دین و علامہ ہیں۔ لہذا آپ کے کلام پر میر تقی میر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

شعر میرے ہیں گو خواص پسند

پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

تنویر حرم حضرت شاہ فرید الحق فرید عمادی مدظلہ کی ایک سو گیارہ نعتیہ غزلوں کا مجموعہ زیر اشاعت ہے۔ بیشک یہ مجموعہ نعت اسم بامسٹی ہے۔ آئیے ایک سرسری نگاہ ”تنویر حرم“ کی چند نعتوں پر ڈالیں اور دیکھیں اس کا حسن بیان، اس کی طرز ادا اور معنوی طور پر اس میں پوشیدہ و پیداوہ کیف و کم جو ایک پیر طریقت، ایک عارف، ایک اہل اللہ، ایک عاشق صادق رسول اور ایک صاحب وجد و حال بزرگ شاعر شیریں بیان کا خاصہ و کمال ہے، کیسا ہے؟

پہلی نعت شریف کا مطلع جو اس مجموعہ کی بحسب اللہ ہے، ملاحظہ ہو:

ارض تری، سما ترا، مالک دو جہاں ترا

جو بھی مقام باز ہے بن گیا سب مکاں ترا

ماہرین زبان و بیان پر آشکارا ہے کہ جب فصاحت و بلاغت ہم آمیز ہوں تو ایسے ہی اشعار متجلی ہوتے ہیں۔ مطلع کے بعد کا شعر ہے:

وصل حبیب کے لئے رب بھی کمین ہو گیا

اُس کا کہیں مکاں نہیں، گھر ہوا لامکاں ترا

حضرت فرید فرید عصر ہیں، آپ کا ذہن نکتہ رس و نکتہ آفریں ہے۔ اس پہلی ہی

نعت کا مقطع بھی ملاحظہ ہو۔

کہنے کو کہ، گیا فرید نعت حبیب کبریا

اس کا قلم ٹھہر گیا، لفظ لکھا جہاں ترا

سادہ و سہل، عام فہم اور دل نشیں پیرایہ بیان میں کیسی بر جستگی و روانی ہے۔

کسی کا وہاں کوئی چارا نہ ہوگا بجز اس کی رحمت سہارا نہ ہوگا

خدا کہ رہا ہے یہ بندوں سے کہہ دو جو ان کا نہیں وہ ہمارا نہ ہوگا  
ضرور اپنے بندوں کی سنتا ہے مولا مصیبت میں تم نے پکارا نہ ہوگا

کیا ان اشعار میں آیات قرآنیہ کی تلمیح نہیں؟ سبحان اللہ

لب و لہجہ کی سادگی، گفتگو کا پرسکون انداز، دلنشیں تلقین، مہلغانہ رویت سب کچھ

مترشح ہے ان اشعار سے اور یہ اوصاف صاحب کلام کی تقدس مآب شخصیت کا پرتو ہیں۔

بے ادب کو خدا نہیں ملتا لطف ایمان کا نہیں ملتا

ہو نہ آل نبی سے گرفت فیض سرکار کا نہیں ملتا

لاکھ چاہو تو پا نہیں سکتے بے وسیلہ خدا نہیں ملتا

نئی اور مشکل طرحی زمینوں میں بھی آپ کی مشق و ممارست سے نئے گل بوٹے

کھلتے نظر آتے ہیں:

یہ مہر و ماہ، زمیں، آسمان، سمندر سب

کسی کے نور کے پرتو سے ہیں اجاگر سب

خدا نے عبدلیا سارے انبیاء سے جب

تو کلمہ خوانِ محمد ہوئے پیغمبر سب

طفیل نعت محمد فرید عاصی کو

قریب دیکھیں گے رب سے بروز محشر سب

آپ کی نعتیں پڑھئے اور اس کیفیت کو محسوس کیجئے جو اہل طریقت پر مجلس سماع میں

طاری ہوتی ہے۔ صاحبانِ جبہ و دستار، خاصانِ خدائے غفار جب دور کرتے ہیں، پاکوب و

دست افشاں ہوتے ہیں، عالم و جد میں نعرہ ہو و حق لگاتے ہیں تو حاضرین و شرکائے محفل

کے قلوب بھی ان تجلیوں سے مستنیر ہوتے ہیں جو اہل حق کا حصہ ہیں:

پرانے مضمون کی دلکش تازگی دیکھیے:

صبحِ نبی از روئے محمد، زلف سے رحمتِ شام نے لی  
 ارضِ مدینہ مسکنِ شہرا، عرشِ بریں ایوانِ محمد  
 لے کے فرید اب نامِ مقدس بھر لے دامنِ نعتِ حق سے  
 ذکرِ نبی سے غافل مت ہو، حاصل کر عرفانِ محمد  
 نعت پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ جب حکمِ ربانی ہے:

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا

تو درود و سلام جو ان ایمانِ شہرا، خاتمہ بالا ایمان ہی خاتمہ بالخیر ہے، اور کون ہے  
 جو اس کا متنی نہیں، کون ہے جس کی زبان پر یہ دعا نہیں۔ شاہِ فرید عظیم آبادی فرماتے ہیں:

وصفِ رسولِ محترم نامِ نبیِ محترم  
 لب پہ ہمیشہ ہو رواں صلِ علی محمد  
 وقتِ اخیر جب ترا آئے فرید ہے نوا  
 کہنے لگے تری زباں صلِ علی محمد

حضورِ نبی کریم ﷺ کا نام نامی واسمِ گرامی زبان پر آنا اور درود پڑھنا جانِ ایمان

ہے۔ عرشِ نے لکھا ہے:

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب  
 بنوز نام تو گفتنِ کمال بے ادبی ست  
 جناب شاہِ فرید فرماتے ہیں۔

دہن پاک کرلو درودوں سے پہلے  
 کرو پھر بیاں اتہ کمالِ محمد

ایک مشہور شعر ہے۔



زباں پہ بار خدا س کا نام آیا  
 کہ میرے نطق نام سے مری زباں کے لئے  
 اچھا شعر ہے اور یقیناً اچھا شعر ہے مراس کے مقابل میں میں جناب فرید کا یہ  
 شعر پیش کرنے کی جرأت کروں گا:

لبوں نے وصل کی لذت اٹھائی  
 نبی کا نام آیا زباں پر  
 حخیر تعجب، نطق کے بوسے اور حقیق، تقدس، وصل کی لذت میں جو فرق مراتب  
 معنوی اور علوی فکر و خیال کی جلوہ گری ہے، اس کی داد اہل نظر ہی دیں گے۔ ایک دگر نعت  
 کا مطلع و مقطع ملاحظہ فرمائیے:

کعبے کی زمیں اور ہے روئے کی زمیں اور  
 انوار مکاں اور ہے انوار کعبیں اور  
 کس طرح فرید ان کی بلندی کو بتاؤں  
 ہے کون بھلا ان کے سوا عرش نشیں اور  
 اس مقطع میں ”ان کے سوا عرش نشیں“ پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ مشاہدات ظاہر  
 کی دنیا اور ہے مکاشفات باطن کا عالم اور۔ اس مقطع پر تو حضرت آسی غازی پوری کی روح  
 بھی جھوم اٹھی ہوگی۔ انہوں نے تو نزول اجلال کی طرف اشارہ کیا تھا اور بس  
 ع اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

ایک سو گیارہ وجد آفریں نعتوں کا یہ مجموعہ اردو کے نعتیہ سرمایے میں ایک اضافہ  
 ارجمند و پر حکمین ہے۔ اس کی ایک ایک نعت پر بظیفیل فیضان حبیب ورق کے ورق لکھے  
 جاسکتے ہیں۔ ان کے محاسن و محامد پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔

افسوس سردست کم وقتی یا کم بختی حایل ہے اور یہ عاجز و ناتواں محض فحوائے



الامرفوق الادب چند سطروں پر ہی اکتفا کر رہا ہے۔ اس فقیر حقیر سراپا تقصیر کو آج سے تیس سال قبل دوران حج و زیارت حرمین شریفین مقامات مقدسہ و مستجاب عارحرا، عارثور، جبل النور، عرفات، منیٰ و مزدلفہ، مطاف و مقام ابراہیم، صفا و مروہ، حرمین، باب السلام، مواجہ اقدس، مسجد قبا و قبلتین وغیرہ میں آپ کی والہانہ و عاجزانہ، عاشقانہ، صادقانہ، عابدانہ و مومنانہ الحاج و زاری کے ساتھ عشق دل سے نکلتی، آنکھوں سے اہلتی انفرادی و اجتماعی دعاؤں پر آمین ثم آمین یا رب العالمین کہنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کے سوز و گداز قلب کا اندازہ رہا ہے۔ ”تنویر حرم“ کی نعتوں میں حضرت فرید کے سوز و سازدروں کی بھرپور عکاسی ہے اور عقیدت و محبت کی دلکش ترجمانی۔ انشاء اللہ العزیز ”تنویر حرم“ پر بعد اشاعت مزید اظہار خیال کی سعادت حاصل کروں گا

عشق صادق اگر ہے فریدِ حزیں      اُن کے حسنِ دلآرا پہ مرجائیں گے

پروفیسر سید شاہ محمد طلحہ رضوی برقی  
سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ، دانا پور

۲۷ جولائی ۲۰۰۰ء



یہ بھٹک رہا تھا ادھر ادھر، ملی راہ اس کو بھی خوب تر  
مرا خامہ وصفِ نبی کرے مری شاعری کا نصیب ہے  
فرید

## میں گداے مصطفیٰ ہوں....

حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی نگاہ رحمت کے طفیل اس مختصر سے نعتیہ  
گداے مصطفیٰ نے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اگر نگاہ رحمت میں عزیز ہو جائے تو میری نجات  
کے لئے کافی ہے۔

میں کوان لایا ہوں لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں، مگر یہ شعر پڑھنے کو جی چاہتا  
ہے۔

چتا چتا ہونا بوٹا حال ہمارا جانے ہے  
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

میری پیدائش یکم جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو نائنواہ، کونستانہ،  
عثمانیہ سلطنت میں ہوئی۔ فرید الحق نامہ اور محمد نعیم الحق عثمانی تاریخ نامہ رکھا گیا۔  
سلطنت عثمانیہ کے زینب بنت حضرت فاطمہ الزہراء علیہا السلام سے ملتا ہے۔ میرے  
اجداد میں سب سے پہلے حضرت امیر محمد، اندر زینب، جعفری نے پھلکاری شریف کو اپنا مسکن و  
وطن بنایا۔

میرے والد حضرت مولانا سید شاہ فتح الحق جمادی قدس سرہ، حضرت تاج  
العارفین میر محبوب اللہ پھواروی قدس سرہ کی ساتویں پشت میں اور حضرت محبوب رب  
العالمین خواجہ محمد الدین قلندر قدس سرہ کے آٹھویں سجادہ تھے۔ میری والدہ قاضی  
سید مظاہر امام رحمۃ اللہ علیہ، آبگاہ ضلع ممبیا کی بڑی صاحبزادی تھیں۔

جب میری عمر چار سال کی ہوئی تو جد امجد حضرت مولانا حافظ سید شاہ حبیب الحق قدس سرہ (م-۱۹۳۲ء) نے بسم اللہ خوانی کرائی اور تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر دادا حضور قدس سرہ سے حاصل کی۔ منشی علی حسن عظیم آبادی سے خوش خطی کی مشق کرائی گئی۔ مولانا شاہ عبدالننان گبادی مرحوم سے فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، پھر متوسطات تک حضرت والد گرامی اور ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین قادری عظیم آبادی سے پڑھیں۔ والد گرامی نے تکمیل کے لیے مدرسہ منظر اسلام، بریلی شریف بھیجا اور ۱۹۵۴ء میں وہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ منظر اسلام میں اور اس کے علاوہ جن اساتذہ سے میں نے اکتساب علوم کئے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولوی علیم الدین صاحب کوپا سنگھاڑا، حضرت مولانا احسان علی صاحب پوکھریا، حضرت مولانا ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں صاحب بریلی شریف اور بریلی شریف کے دوران قیام قاری سردار محمد خاں بینا ذہن سے تجوید سیکھی۔ حکیم احمد رضا عظیم آبادی، پروفیسر حاجی محمد صغیر الدین صاحب اور جناب امیر الدین صاحب وکیل سے علوم فلکیات، ریاضی و دیگر علوم ظنی حاصل کئے۔ پٹنہ میں جب ہو میو پیٹھک کالج کھلا تو اس کے ابتدائی بیچ میں داخل ہوا اور ایچ۔ ایم۔ ڈی، بی۔ ایچ۔ آئی کی سند حاصل کی پھر منشی عالم و منشی فاضل، بمبئی سے کیا۔

مدرسہ سے فراغت کے بعد ہی حضرت والد گرامی کے دست مبارک پر بیعت ہوا اور تعلیم باطنی کا سلسلہ بھی شروع ہوا، سلسلہ قلندر یہ اور قادریہ قمیصیہ کی تعلیم کے بعد والد گرامی نے اجازت و خلافت تمام سلاسل کی، جو انہیں حاصل تھیں، عطا فرمائی۔ تمام اذکار، اشغال اور اوراد و وظائف کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کو قادر آباد ضلع بیگوسرائے کے حافظ سید نور الدین احمد مرحوم کی بڑی صاحبزادی (م- ۱۱ دسمبر ۱۹۹۳ء) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

۱۹۵۷ء میں محزون ایگلہو عربک ہائی اسکول، پٹنہ سیٹی میں عربی مدرس اور ہیڈ مولوی کی جگہ میرا تقرر ہوا۔

۷ فروری ۱۹۷۵ء کو والد گرامی کا انتقال ہوا اور مجھے سجادہٴ عمادیہ پر نبھایا گیا، خانقاہی ذمہ داریوں کے آتے ہی اصول خانقاہ کے مطابق میں نے نوکری سے علیحدگی اختیار کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اُس آستانہ کی جاروب کشی اور سلسلہ طریقت کی خدمت کی سعادت بخشی جسے پھلوا ری کے خانوادہ طریقت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور اس سلسلہ طریقت (عمادیہ و مجیبیہ) کی تمام خانقاہیں خانقاہ عمادیہ کی شاخ کی ہی حیثیت رکھتی ہیں۔

میں اس گھر اور خانوادہ میں پیدا ہوا کہ ہوش سنبھالتے ہی میں نے اپنے گھر میں تصوف و ادب اور علم شریعت و طریقت کا چرچا دیکھا۔ والد گرامی اور جد امجد تو عملی تصوف کے نمونہ تھے ہی وہیں والد گرامی صاحب دیوان شاعر تھے۔ چچا حکیم سید شاہ حسین الحق صاحب بھی شاعری کرتے اور کلیم تخلص فرماتے تھے۔ اُسی زمانے میں اس خانوادہ عمادہ مجیب میں جناب تہمتا عمادی، ادبی دنیا میں جزی شہرت حاصل کر چکے تھے، ان کے اور واداء حضور کے درمیان علمی گفتگو ہوتی رہتی تھی، پھر والد گرامی کے پاس بھی آتے، کافی صوفیانہ اور ادبی گفتگو ہوتی تھی۔ اس ادبی ماحول میں ہوش سنبھالتے ہی شاعری کا شوق ہوا، ابتداء میں مبارک حسین مبارک عظیم آبادی سے اصلاح لی۔ سترہ سال کی عمر سے باضابطہ اپنی غزل کے ساتھ مشاعروں میں شرکت شروع کی۔ مبارک عظیم آبادی کے بعد عبدالحمید حمید عظیم آبادی شاعر و شاد عظیم آبادی سے اصلاح لینے لگا۔ سجادہٴ عمادیہ پر بیٹھنے کے بعد صرف نعتیہ شاعری کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل مجھے چار بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت بخشی (باتریتب ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۹ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۹ء) اور مجھے حرم کعبہ اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر بھی نعتیں کہنے کا شرف حاصل ہوا۔ کئی اس مجموعے میں شامل ہیں۔



۱۳۰۶ء ۲۶ دسمبر ۱۹۲۰ء، فقیر، چندالایہ، اسیانہ اور سامنے مقام میں ۲۶ مقتول اور

پسند ہوں۔ و مناجات کہہ چکا ہوں۔

میری مشہور تصنیفات ”توہید حرم“ کے علاوہ حسب ذیل ہیں

۱۔ مثنوی گوہ کمال، ۲۔ حالت فخر زماں شہاب الدین چغتایت مع حالات

حضرت مخدوم آدم مصطفیٰ، ۱۔ سفر آخرت، ۲۔ حزب البحر کاں (ترتیب)، ۳۔ میاد رسول پر

اعتراض اور اس کا جواب، ۶۔ تب کھڑے ہوں نماز میں، ۷۔ عربی کی پہلی اور ۸۔ مناقب

اولیاء و اصفیاء (زیر طبع)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

آتے ہو کیا خوف روز محشر کہ جس نے سب حرم کو چوما  
گواہی دے گا یہ سب اسود بروئے باری، کہ ہم کو چوما

جہاں میں آیا جو نور وحدت تو سارا عالم ہوا منور  
اُس ابد رحمت کی بارشوں نے نبی کے ارض حرم کو چوما

دیار طیبہ میں جب میں پہنچا تو دل کا کیا حال تھا نہ پوچھو  
جبیں پہ خاک حرم لگائی، دہن سے ارض حرم کو چوما

نماز پڑھنے کھڑا ہوا میں نبی کی محراب پاک میں جب  
نکل کے ناگاہ آنسوؤں نے مصلیٰ محترم کو چوما

حلیہ نے جب خیل سے پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں آیا ہے  
فرشتہ لے کر گیا ہے ان کو، یہ کہہ کے ان کے قدم کو چوما

خیالِ تحریرِ نعتِ حضرت، فرید آتے ہی کیا بتاؤں  
خُن نے میرے دہن کو چوما، دہن نے نوکِ قلم کو چوما

## الصلوة والسلامُ علیک یا رسول اللہ

ارض تری، ساء ترا، مالکِ دو جہاں ترا  
جو بھی مقام ناز ہے، بن گیا سب مکاں ترا

وصلِ حبیب کے لیے، رب بھی مکین ہو گیا  
اس کا کہیں مکاں نہیں، گھر ہوا لامکاں ترا

تیرے کلام کی قسم، حسنِ کلام پر ترے  
صرف عرب نہیں فدا، سارا ہوا جہاں ترا

خلق ترا، کرم ترا، حسن ترا، اوا تری  
رب نے کتاب میں کیا، کتنی جگہ بیاں ترا

مالکِ حشر کا غضب، تیرے کرم سے مل گیا  
حشر میں بھی مرے نبی، حکم ہوا رواں ترا

تجھ سے جدا نہیں ہے رب، رب سے جدا نہیں ہے تو  
ذکرِ خدا جہاں کیا، وصف ہوا بیاں ترا

ذہن کو پاکیاں ملیں۔ حسنِ عمل عطا ہوا  
تیرگی دل کی چھٹ گئی، نام لیا جہاں ترا

باعثِ خلقِ دو جہاں، نورِ الہ کی قسم  
کعبہ دل ہو یا حرم نور نہیں کہاں ترا

کہنے کو کہہ گیا فرید، نعت حبیبِ کبریا  
اُس کا قلم ٹھہر گیا، لفظ لکھا جہاں 'ترا'

الصلوة والسلام عنک یا رسول اللہ

جہل کی ظلمت مٹ، حضرت کا آنا ہو گیا  
عم کی شمعیں جلیں، روشن زمانہ ہو گیا

قبلہ کعبہ، نبی کا آستانہ ہو گیا  
میری پیشانی کو جھکنے کا بہانا ہو گیا

آپ کے آتے ہی کعبہ قبلہ عالم بنا  
آزری کا ختم دنیا سے فسانہ ہو گیا

نور شمع کبریا پھیلا انہیں کی ذات سے  
کلمہ توحید سے روشن زمانہ ہو گیا

وادی یرب میں رمت کی ہوا چلنے لگی  
اور زمیں پر نور رب کا آستانہ ہو گیا

آپ کے آتے ہی کعبہ بن گیا دارالسلام  
نور عرفان الہی کا خزانہ ہو گیا



اُن پرندوں کی چمک کا اور ہی انداز ہے  
جن کا طیبہ کے شجر پر آشیانہ ہو گیا

داستانِ غم سناؤں گا بھد بجز و نیاز  
گر مرا سرکار کے روضے پہ جانا ہو گیا

بادشاہِ عقل کل رب نے بنایا ہے انہیں  
ان کے کہنے پر چلا جو بھی، وہ دانا ہو گیا

حبِ سرکارِ دو عالم اور حبِ اہل بیت  
میری بخشش کے لئے کافی بہانا ہو گیا

اب تو دکھلائیں خدا را، صورتِ زیبا حضور!  
نصفِ حصہ عمر کا شاید روانہ ہو گیا

لکھ رہا تھا ملکِ قدرت، داستانِ انبیا  
آپ کے آتے ہی، پورا یہ فسانہ ہو گیا

روضہ سرکار پر رکھ دے جہیں تو اے فرید  
تیری قسمت جاگ اٹھی ہے جو آنا ہو گیا

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

بیت خدا کو امن کا مامن بنادیا  
یعنی، تجلیات کا مسکن بنادیا

دنیا ترے حبیب نے روشن بنادیا  
اک جلوۂ نگاہ سے گلشن بنادیا

دیراں کیا حضور نے گلزار آزری  
کوئے حرم کو کفر کا مدفن بنادیا

قرآن کا دس دیکھے کئے کھوٹ سب جدا  
کتے دلوں کو آپ نے کندن بنادیا

پورا کیا ہے عبدِ خلیق حضور نے  
ارضِ حرم کو نور کا گلشن بنادیا

احبابِ مصطفیٰ نے جدائی پہ آپ کی  
کی اشک ریزی اتنی، کہ سامن بنادیا

تاریک تھی جہین عقیدت مری فرید  
اس چکرِ جمال نے روشن بنادیا

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ


کسی کا وہاں کوئی چہرہ نہ ہوگا  
بجز اس کی رحمت سہارا نہ ہوگا

کدھر جائیں گے یہ گنگار بندے  
اگر اُن کو تیرا سہارا نہ ہوگا

خدا کہہ رہا ہے یہ بندوں سے کہہ دو  
جو اُن کا نہیں ہے ہمارا نہ ہوگا

ضرور اپنے بندوں کی سنتا ہے مولا  
مصیبت میں تم نے پکارا نہ ہوگا

سیاہی بتاتی ہے راتوں کی ہم کو  
محمدؐ نے گیسو سنوارا نہ ہوگا

سکر واپوتا عقدہ مصائب کا تیرے   
محمدؐ محمدؐ پکارا نہ ہوگا

پریشاں ہو محشر میں امت ہماری  
محمدؐ کو ہرگز گوارا نہ ہوگا

مہینے کے مہماں جدائی پہ روئے  
در مصطفیٰ کا نظارا نہ ہوگا

إرم چھوڑ دیں تے حرم چھوڑ دیں گے  
محمدؐ کو چھوڑیں گوارا نہ ہوگا

شفاعت رہے لی پس و پیش اس کے  
فریدِ حزیں ہے سہارا نہ ہوگا

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مومنوں کو نور وحدت سے مجلیٰ کر دیا  
کعبہ دل آپ نے سب کا مصفا کر دیا

اُس نگاہِ کیمیا گر پر تصدق جان و دل  
اک نظر میں جس نے یثرب کو مدینا کر دیا

گلشنِ طیبہ میں نہریں بہہ گئیں انوار کی  
برقی کو آپ نے عرفاں کا دریا کر دیا

اک ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ وحیدؓ ہی نہیں  
کتنے دل کو میرے آقا نے مجلیٰ کر دیا

مل رہی تھی خود بخود عرفان کی دولت مجھے  
”کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا“



ہے وہی سردارِ عالم ہے وہی مختارِ کل  
نورِ حق سے جس نے دنیا کو بجلی کر دیا

منزلِ قوسین پر جا کر حبیب اللہ نے  
کیا وقارِ آدم و حوا دوبالا کر دیا

ساقی کوثر نے کتنوں کو بنا ڈالا فرید  
بادۂ توحید کے مستوں نے کیا کیا کر دیا

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وہ نور مجلی جہاں ہم نے دیکھا  
محمدؐ کا جلوہ وہاں ہم نے دیکھا

نہیں ہے مکانِ خدا آسمان پر  
زمین پر خدا کا مکاں ہم نے دیکھا

فرشتے جہاں سر ٹھکاتے ہیں آکر  
خوشا، بخت وہ آستان ہم نے دیکھا

ہر اک شے میں پائی محمدؐ کی خوشبو  
ہر اک گل سے جلوہ عیاں ہم نے دیکھا

لگایا ہو اک رات میں جس نے گلشن  
نہ ایسا کوئی باغباں ہم نے دیکھا

فریدِ حزیں راز کی بات ہے یہ  
کہ محبوب رب کو کہاں ہم نے دیکھا



## الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سنا کر داستانِ غم بھی تڑپانا نہیں آتا  
 مجھے ذکرِ نبی میں اشک برسانا نہیں آتا  
 یہ سوزِ دل بہ شکلِ اشک، برسانا نہیں آتا  
 تڑپتا ہوں میں خود، غیروں کو تڑپانا نہیں آتا  
 یہ دربارِ محمدؐ ہے، سلیقے سے یہاں مانگوں  
 ادبِ گاہِ جہاں میں، ہاتھ پھیلاتا نہیں آتا  
 اسیرِ زلفِ احمدؐ ہوں، یہ ہے دیوانگی میری  
 کہ اب تو گیسوئے ایماں بھی، سلجھانا نہیں آتا  
 وہ کیا ایمان کے گوہر سمیٹے اپنے دامن میں  
 جسے الفت میں ان کی سبِ غم کھانا نہیں آتا  
 ہوں تو ہے فقیری کی، مگر کرتا ہوں سلطانی  
 گدائے مصطفیٰؐ میں، نام لکھوانا نہیں آتا

فرید اپنوں کو آدابِ نبی بتلادیا لیکن  
 مقامِ مصطفیٰؐ غیروں کو سمجھانا نہیں آتا



مسودہ السلام علیک یا رسول اللہ

پاشاں کی حال میں یارب مہینہ ہوتا  
ہفتہ میں فی نگاہوں کے مدینا ہوتا

ہفت مجھے طیبہ میں مسیر آتی  
ہفت ہفت سے کس شان سے، جینا ہوتا

ہفت حساب نبی صطر کے بدلے لے کر  
ہفت تین شہر والا پہ پینا ہوتا

تیرے قدموں کے تلے ہوتی جہاں کی دولت  
ہفت کہ تو خادم سرکار مدینا ہوتا

ہفت سے کہتا کہ میں طور سے بڑھ کر ہوں فرید  
کاش معمور مرا نور سے سینا ہوتا

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اہل یقین کو نور کا پیکر دیا گیا  
 مشرک شعار قلب کو خنجر دیا گیا  
 اصحابی کا نجوم کا رہبر دیا گیا  
 ہم رہروان دین کو اختر دیا گیا  
 تعلیم دیں کہ واسطے حیدر دیا گیا  
 صبر و رضا کے واسطے شہر دیا گیا  
 جس فرشِ خاک پر کہ تھے کانٹے ببول کے  
 اس سرزمین کو نور کا جوہر دیا گیا  
 پینے کی آرزو میں بہادری گئی شراب  
 بدلے میں اس کے بادۂ کوثر دیا گیا  
 عرفاں کی مئے جہاں کو پلانے کے واسطے  
 میرے نبی کو نور کا ساغر دیا گیا  
 اللہ رے صبر و ضبط و تحمل رسول کا  
 ان کو دعا کے بدلے میں پتھر دیا گیا

مدح نبی نجات کا موجب بنی فرید  
 عاصی کو جنتی کا مقدر دیا گیا



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

دل میں تھی یاد کبریا، لب پہ کسی کا نام تھا  
اپنا حسین مشغلہ، صبح سے تا بہ شام تھا

پہنچے جہاں حبیب رب، شوق کا وہ مقام تھا  
ایک تھی ذات مصطفیٰ جلووں کا اژدہام تھا

ناز و نیاز کچھ نہ تھے، پردے تھے سب اٹھے ہوئے  
قیدِ حجاب بھی نہ تھی، جلوہ خدا کا عام تھا

عرش پہ کیا لکھا گیا دیکھانہ تھا کسی نے بھی  
بعد میں راز کھل گیا میرے نبی کا نام تھا

جس نے اسے بنادیا، جس نے کرم کی بھیک دی  
لب پہ فریدِ بینوا ایک اُسی کا نام تھا



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فرشتوں نے نبی کو جب ترے دربار میں دیکھا  
یہ رشک آیا، بشر کو عالم انوار میں دیکھا

بنا گلزارِ طیبہ نورِ سرکارِ دو عالم سے  
جمالِ مصطفیٰ ہم نے در و دیوار میں دیکھا

نہ کیوں موسیٰ برابر بھیجتے قربِ خدا اُن کو  
کہ جلوہ رب کا چشمِ احمدِ مختار میں دیکھا

یہ بولے حضرت ابنِ سلام، اللہ شاہد ہے  
جمالِ ابنِ مریم آپ کے رخسار میں دیکھا

جہاں کفر جن کی طاقتوں سے کانپ اٹھا تھا  
وہ جلوہ کافروں نے حیدرِ کرار میں دیکھا

وہ منظر میری آنکھوں نے نہیں دیکھا فرید اب تک  
جو منظر میں نے طیبہ کے گل و گلزار میں دیکھا



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

یا رسول کبریا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی  
مظہر نور خدا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

یا محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی  
خلق کے حاجت روا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

وادی یشرب میں جب پہنچے محمد مصطفیٰ  
شور طیبہ میں ہوا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

عطرت زلف محمد سے بسا سارا چمن  
بکھری جب زلف دوتا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

ہم گنہگارِ امت کی خطائیں کچھ نہیں  
انکی رحمت ہے سوا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی

صورتِ آقا لحد میں دیکھتے ہی اے فرید  
کہہ اٹھوں میں برملا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہ مہر و ماہ، زمیں، آسمان، سمندر سب  
کسی کے نور کے پر تو سے ہیں اجاگر سب

تخیلات کی دنیا میں نور کی بارش  
کہ ڈھادیئے ہیں محمدؐ نے کاغذی گھر سب

یہ خونِ قلب و جگر ہی بتا گئے مجھ کو  
لگے ہیں عشقِ محمدؐ میں آج نشتر سب

خدا نے عہد لیا سارے انبیاء سے جب  
تو کلمہ خوانِ محمدؐ ہوئے پیہر سب

طفیلِ نعتِ محمدؐ فریدِ عاصی کو  
قریب دیکھیں گے رب سے بروزِ محشر سب



اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

نقشِ پائے مصطفیٰ سے دل سجایا ہے بہت  
قلبِ خفته اس طرح ہم نے جگایا ہے بہت

میری خاکِ قبر بھی کچھ کم نہیں ہے طور سے  
میں نے بھی ذکرِ نبی میں دل جلایا ہے بہت

عاصیوں نے کر کے ذکرِ مصطفیٰ ہر شام کو  
حیرۂ و تاریک دل کو جگمگایا ہے بہت

واعظا! تو ہی نہیں ہے مالکِ باغِ جنان  
قصۂ سرکار میں نے بھی سنایا ہے بہت

روزِ محشر رحم کر یارب ہمارے حال پر  
نعمۂ نعتِ محمدؐ ہم نے گایا ہے بہت

اے خدا اس ساقی کوثر پہ ہو لاکھوں درود  
بادۂ عرفانِ رب جس نے پلایا ہے بہت

کیجئے اللہ میرے حال پر چہنسم کرم  
یا رسول اللہ دشمن نے ستایا ہے بہت

کیوں نہیں قربان ہوں مومن تمہارے حکم پر  
عاصیوں کو رب سے تم نے بخشوایا ہے بہت

تیرے چہرے کی ضیا بتلا رہی ہے اے فرید  
غازہ حبّ نبی تو نے لگایا ہے بہت



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

یہ عالم بنا ہے برائے محمدؐ  
کروں کس طرح میں ثنائے محمدؐ

ملا رب سے انعام و اکرام اُس کو  
ہوا دل سے جو بھی فدائے محمدؐ

میں کب تک تڑپتا رہوں گا خدایا  
کبھی خواب میں بھی نہ آئے محمدؐ

ہے ایمان آلِ نبی کی محبت  
ولائے حسن ہے ولائے محمدؐ

یہ سمجھو مقدر مرا اوج پر ہے  
ہو گر مجھ کو حاصل رضائے محمدؐ

فرید اس کو مومن کہیں کس طرح ہم  
نہ ہو جس کے دل میں ولائے محمدؐ



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

درود محمد سلام محمد

پڑھے جا رہا ہے غلام محمد

جھکا عرشِ اعظم بھی اس کی شب میں

پے عزت و احترام محمد

تھا زیرِ قدم عرشِ اعلیٰ بھی ان کے

بلند اور بالا مقام محمد

ہدیِ خوانِ تہی رحمت پس و پیش ان کے

فرشتوں نے دیکھا خرام محمد

کہا اُذُن مِیْنِ حَبِیْبِی حَبِیْبِی

ہے قرب الہی مقام محمد

مخالف، ہوئے جن کو سن کر موافق

وہ قنبدِ شکر ہے کلام محمد

محمد کے خادم کا رتبہ نہ پوچھو

امیرِ جہاں ہے غلام محمد



تکلم سے اُن کے کھلے راز بستہ  
حقیقت نوا ہے کلامِ محمدؐ

کرو عظمتِ گفتگوئے مطہر  
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

کرم کر خدایا فریدِ حزیں پر  
سناتا ہے سب کو پیامِ محمدؐ



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سارے نبی سے ارفع و اعلیٰ سب سے بڑی ہے شانِ محمدؐ  
جن و بشر ہیں تابع اُن کے اعلیٰ ہے فرمانِ محمدؐ

جس نے اپنی جان گنوائی حق نے بخش اس کو رفعت  
مل گئی رب سے زیست کی لذت ہو گئے جو قربانِ محمدؐ

جامِ کوثر ہاتھ میں لے کر آئیں گے جب سرورِ عالم  
دیکھیں گے سب اہلِ محبت روزِ جزا فیضانِ محمدؐ

صبحِ بنی از روئے محمدؐ زلف سے رنگتِ شام نے لے لی  
ارضِ مدینہ مسکنِ ٹھہرا عرشِ بریں ایوانِ محمدؐ

جس پر آئیں روزِ فرشتے جس پہ سدا ہو نور کی بارش  
جس کے ذرے رشکِ جتناں ہوں، وہ تو ہے ایوانِ محمدؐ

لے کے فرید اب نامِ مقدس بھر لے دامنِ نعمتِ حق ہے  
ذکرِ نبی سے غافل مت ہو حاصل کر عرفانِ محمدؐ



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

منظیر ذات لامکاں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ  
باعث خلقِ دو جہاں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

مصدر فیضِ مرسلان صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ  
مطلعِ نورِ عارفان صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

آپ ہیں نازِ دو جہاں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ  
آپ ہیں فخرِ مرسلان صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

مونسِ قلب و جسم و جاں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ  
پشتِ پناہِ بیکساں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

وصفِ رسولِ محترم نامِ نبیِ محترم  
لب پہ سدا رہے رواں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

وقتِ اخیر جب ترا، آئے فرید بے نوا  
کہنے لگے تری زباں صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ



الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

دل ہے فرید میرا نذرانہ محمدؐ  
روزِ ازل سے میں ہوں دیوانہ محمدؐ

آوازِ گل ہو یا ہو بلبل کی نغمہ خوانی  
ہر اک کی ہے زباں پر افسانہ محمدؐ

مدت سے اپنے دل میں جلوے بسا رہا ہوں  
تعمیر کر رہا ہوں کاشانہ محمدؐ

عنوان اتنے آئے، کچھ بھی نہ لکھ سکا میں  
لکھنے کو جب بھی بیٹھا افسانہ محمدؐ

رندوں میں سب آگے ہے میری بادہ خواری  
منہ سے لگا لیا ہے پیانہ محمدؐ

اُن کی حدیث میں ہے ذکر و صفاتِ باری  
قرآن کی ساری سورہ افسانہ محمدؐ

چن چن کے نقشِ پا پر سجے ہی کر رہا ہے  
با ہوش کس قدر ہے دیوانہ محمدؐ

انسانیت کو بخشی معراج، مصطفیٰؐ نے  
کیسے ادا کروں میں شکراتہ محمدؐ

کہد و فرید سب سے چھٹریں نہ اس کو ہرگز  
فرزاتہ جہاں ہے دیوانہ محمدؐ



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نہیں کوئی میرا سوائے محمدؐ  
میں جیتا ہوں اب تو برائے محمدؐ  
مری عمر گزرے گی مدح نبی میں  
میں کرتا رہوں گا شائے محمدؐ  
مٹی کوئی سنت نہ اُن کی جہاں سے  
کہ باقی ہے ہر اک ادائے محمدؐ  
وہیں پر کروں گا میں سجدوں پہ سجدے  
جہاں مل گئے نقشِ پائے محمدؐ  
وہی ہے وہی، عارفِ حق، وہی ہے  
کہ حاصل ہے جس کو ولائے محمدؐ  
یہ جذبِ عقیدت نہیں ہے تو کیا ہے  
کہ ہیں جان و دل میں سائے محمدؐ  
ملی جب نماز اُن کو تحفے میں رب سے  
تو اخلاق پر مسکرائے محمدؐ

نہ چھیڑو اسے، وہ برا مان لیں گے  
فریدِ حزیں ہے گدائے محمدؐ



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

عرش سے آئی جب صدا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ  
نور سے بھر گئی فضا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

کیوں نہ ہوا فضلِ فلک، آتے ہیں اُس جگہ ملک  
کوچہ شہرِ مصطفیٰ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

کعبے سے وہ ہوا چلی، کفر کی آگ بجھ گئی  
آیا جو نورِ کبریا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

فکر نہ کر نجات کی بخشش و التفات کی  
بن تو فدائے مصطفیٰ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

نورِ جبین عابداں، سرمہٗ چشمِ زاہداں  
خاکِ مزارِ مصطفیٰ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

بابِ کرم وہیں کھلا نامِ نبی جہاں لیا  
نور سے قلب بھر گیا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

صاحبِ عز و محترم سارے نبی سے محترم  
آپ کی ذاتِ باصفا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ



۱۸  
مشعلِ بزمِ مرلاں نجمِ جمینِ ساجدان  
خاکِ درِ رسولِ ما صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

اُن کی زباں ہے نور کی بات مرے حضور کی  
ہوتی ہے کتنی دربا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

سبزے وہاں لہک اٹھے غنچہ و گل مہک اٹھے  
ان کا قدم جہاں گیا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ

سیرتِ پاکِ مصطفیٰ کرتا ہے خود خدا بیاں  
ذکر کرے فرید کیا صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ



الضَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نہیں حسن میں ہے مثالِ محمدؐ  
ہے بے مثل و یکتا جمالِ محمدؐ

تصور میں آقا کے ڈوبا رہوں میں  
نہ ہو محو دل سے خیالِ محمدؐ

عمل ہو ہمارا مطابق نبی کے  
عطا کر دے یارب خصالِ محمدؐ

دہن پاک کر لو درودوں سے پہلے  
کرو پھر بیاں تم کمالِ محمدؐ

فریدِ حزیں کو عطا کر خدایا  
ادائے محمدؐ خصالِ محمدؐ



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ہوتا ہے ذکرِ سید عالم ثنا کے بعد  
وصفِ نبی بیان ہو، وصفِ خدا کے بعد

واجب ہے ہم پہ عظمتِ سرکارِ دو جہاں  
درجہ میں ہیں نبی مکرم، خدا کے بعد

رحمت پہ آنچ آئے گی، تیرے حبیب کی  
جنت جو دے گا بندوں کو یارب! سزا کے بعد

دنیا میں جس نے کی ہے محبت رسول سے  
ان کی جلو میں ہوگا وہ مومن، قضا کے بعد

قرآن کا حکم ہے یہ سنو مومنو! بغور!  
کوئی نبی نہ ہوگا حبیبِ خدا کے بعد

لاکھوں حسیں جہان میں آئے مگر فرید  
واللہ! حُسن، حُسن نہیں، مصطفیٰ کے بعد



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فرشتے جا نہیں سکتے وہاں پر	محمدؐ مصطفیٰؐ پہنچے جہاں پر
جہاں پر نقشِ پائے مصطفیٰؐ ہو	جھکا لو اپنی گردن تم وہاں پر
بتایا مصطفیٰؐ نے شانِ باری	یہ احسان ان کا ہے مارے جہاں پر
مقدر اپنا روشن کر لیا ہے	جھکا کر اپنا سر، اس آستان پر
ملا کرتی ہے دولت دو جہاں کی	محمدؐ مصطفیٰؐ کے آستان پر
مجھے بھی ناز ہے طیبہ پہ واعظ	اگر نازاں ہے تو باغِ جتناں پر
الہی جب دمِ آخر ہو میرا	محمدؐ ہی محمدؐ ہو زباں پر
وہی ہیں باعثِ تخلیقِ عالم	انہیں کی حکمرانی ہے جہاں پر
لبوں نے وصل کی لذت اٹھائی	نبی کا نام جب آیا زباں پر

فرید ان کی دلا میں غرق ہو جا

حکومت پھر کریگا تو جہاں پر



## الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

کعبے کی زمیں اور ہے روضے کی زمیں اور  
 انوارِ مکاں اور ہے انوارِ مکیں اور  
 اے ظلمتِ شب اور ٹہر لے لے اجالا  
 چمکے گا ابھی مہرِ ازل نورِ مبیں اور  
 چہرہ ہی بتا دیتا ہے خود رونقِ عرفاں  
 زاہد کی جبین اور ہے عابد کی جبین اور  
 اے زائرِ طیبہ تجھے جو لینا ہو لے لے  
 ملنے کی نہیں دولتِ عرفاں یہ کہیں اور  
 پہناؤ اسے الفتِ طیبہ کے سلاسل  
 ایسا نہ ہو دیوانگی لے جائے کہیں اور  
 وہ جا کہ جہاں عقلِ بشر جا نہیں سکتی  
 تھا قربِ خداوند کوئی پردہ نشیں اور  
 ثانی ہی نہیں کوئی محمدؐ کا جہاں میں  
 اللہ نے بتایا ہی نہیں ان سا حسین اور

کس طرح فرید ان کی بلندی کو بتاؤں  
 ہے کون بھلا ان کے سوا عرش نشیں اور



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

جہاں میں آپ آئے رازدار کُن فکاں ہو کر  
بتائی راہ وحدت آپ نے وحدت نشان ہو کر

بکھیرے کتنے جلوے نور احمد نے نہاں ہو کر  
کیا حضرت نے پاکیزہ جہاں کو خود عیاں ہو کر

خدا نے اس لئے مضمحل رکھے ہیں فائدے اس کے  
کہ تاحشر رہے نام نبی دروِ زباں ہو کر

فضائے دو جہاں زلفِ محمد سے معطر ہے  
بسائے اس نے کتنے گلستاں غبر نشاں ہو کر

کہا خیر الامم جس نے، وہی عزت کا ضامن ہے  
نہ محشر میں رہینگے ہم ندامت کے نشاں ہو کر

گنہگارِ امت، روزِ محشر مضطرب کیوں ہوں  
سرِ محشر وہ آئینے شفیع عاصیاں ہو کر

اگر مقبول ہو جائیں فرید زار کی نعشیں  
تو محشر میں رہے گا ان کا دامن سائبان ہو کر



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مرا سر ہو الہی بس وہاں پر      نظر آئے وہ نقش پا جہاں پر  
 گئے آقا ہمارے آسمان پر      ہماری بات پہنچی لامکاں پر  
 نہ پوچھو کیا ملا اس آستان پر      وقار زندگی پایا وہاں پر  
 وہیں پر ہے نزول جلوۂ حق      جہیں کھی ہے حضرت نے جہاں پر  
 درود و حمد کی جھرمٹ میں لوگو!      کسی کا تذکرہ ہے لامکاں پر  
 ظہور رحمت للعالمین سے      اداسی چھائی بزمِ کافراں پر  
 بلاوا جس کا آئیگا وہاں سے      وہی پہنچے گا ان کے آستان پر  
 چراگے نور کی رفعت نہ پوچھو      وہ چھاتا ہی گیا سارے جہاں پر  
 کیا کاشانۂ حق جس نے طاہر      سلام ایسے حرم کے پاسباں پر  
 سلامی کے لیے آتے فرشتے      ہمیشہ صبح و شام اس آستان پر  
 وہیں پر میرا مدفن ہو الہی      کہ ہو سایہ فکھن رحمت جہاں پر  
 بنا کرتی ہے قسمت بیکسوں کی      ہمارے مرشدوں کے آستان پر  
 مرے پیروں کا ہے وہ آستانہ      نبی کی روشنی پائی جہاں پر

فرید آخر نہ کیوں جاگے مقدر

جہیں کھی ہے اُن کے آستان پر





## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نعت گوئی کا یہ ملا اعجاز  
کھائی قرآن نے تری قسمیں  
گفتگو روز رب سے ہوتی تھی  
ادُن منی سے یہ ہوا ظاہر  
آپ ہیں یا خدائے واحد ہے  
بے جہاں حجرۂ رسول اللہ  
تیری رحمت کے ہی سہاروں پر  
اک سہارا ہے آپ کا آقا  
نعت سرکار لب پہ ہو جاری  
گرنہ لیس گے مری خبر آقا  
چھپ کے نام حبیب لیتا ہوں

ذہن کو میرے مل گئی پرواز  
بھایا اللہ کو ترا انداز  
روز آتی تھی عرش سے آواز  
مصطفیٰ ہو گئے ترے ہمراز  
کیا بتائیں کہ کون ہے طناز  
رحمتوں کا وہیں پہ ہے غناز  
بچ رہا ہے حیات کا یہ ساز  
کوئی ہمدرد ہے نہ ہے دم ساز  
جسم سے روح کی ہو جب پرواز  
زندگی کا بجے گا کیسے ساز  
بجے مجنون نہ سن کے یہ آواز

چمکی قسمت فرید کی اب تو  
اس کو طیبہ سے مل گئی آواز

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مسجد نبوی، رند کی محفل	بادۂ عرفاں، ساقی کامل
نوری چہرہ، رحمتِ کامل	ششدر و حیراں، ساری محفل
بزمِ صحابہ، نور کی محفل	پڑھ کر قرآن، بن گئے قابل
کتنے آئے یوسفِ دوراں	ایک محمد، حُسن میں کامل
اللہ، اللہ، حُسن کا عالم	لب ہے ساکت، کہنا مشکل
ان کا تکلم، بات خدا کی	نطقِ محمد، دفترِ کامل
علم کے دریا، تم نے بہائے	کردیے آساں عقدہ مشکل
سارے نبی میں سب سے اونچے	حق سے واصل، حق ہے شامل
کفر کی کشتی، ڈول رہی تھی	آپ تھے طوفاں آپ تھے ساحل
کاش! وہ آئیں، میرے گھر میں	انگی آمدِ زیست کا حاصل
قسمت جاگی، جس نے دیکھا	بن گئی دنیا، مل گئی منزل

مجھ سے فرید خستہ جگر کو

انگی زیارت، کاش ہو حاصل



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سر پہ ہے ان کے تاجِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
روشن ان سے بزمِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

روزِ ازل سے ان کی رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
ان کے صدقے سب کی نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تام لکھا ہے حق نے ان کا عرشِ بریں پر خطِ جلی سے  
کس نے پائی ایسی عظمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

حسنِ اعظمِ نوعِ بشر کا، حاکمِ اعلیٰ خلقِ مگر کا  
ہر جا نافذ، ان کی شریعت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

دُرِّ ہدایت، کنزِ شرافت، حسنِ خلقت، سایہِ رحمت  
روحِ دو عالم، جانِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

گالی سن کر جس نے دعا دی، جس نے بخشا خونِ چچا کا  
خلق کے پیکر، مخزنِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

فرق مٹا محتاج و غنی کا، قسمت چمکی محنت کش کی  
 مایہ محنت قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وسلم

فاقہ کشوں کی بھوک بجھائی، مرتے ہوؤں کی جان بچائی  
 شانِ رحیمی، دُرِ سخاوت صلی اللہ علیہ وسلم

بربطِ ایماں چھیڑو خدارا، نعمۂ وحدت گاؤ فریداب  
 اور بجائے سائے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رموزِ ختمِ نبوت کسی کو کیا معلوم  
بجز خدا یہ حقیقت کسی کو کیا معلوم

رسولِ پاک کی رفعت کسی کو کیا معلوم  
نبی کی شانِ رسالت کسی کو کیا معلوم

فرشتے صبح و سہا اس جگہ پہ آتے ہیں  
درِ رسول کی عظمت کسی کو کیا معلوم

حضورِ سرورِ عالم جہاں پہ سوتے ہیں  
اس ارضِ پاک کی رفعت کسی کو کیا معلوم

حریمِ قدس میں، کعبے میں، خانہِ دل میں  
نبی کے نور کی وسعت کسی کو کیا معلوم

زمینِ مسجدِ نبوی کی بات کیا کہنا  
وہ ارضِ پاک ہے جنت، کسی کو کیا معلوم

غمِ رسول، خیالِ رسول، یادِ رسول  
مِلی ہے کیسے یہ دولت کسی کو کیا معلوم

جو اشک آنکھوں سے یادِ نبی میں ڈھلتا ہے  
اُس ایک قطرے کی قیمت کسی کو کیا معلوم

غلامِ آلِ محمدؐ میں ہے فریدِ حزیں  
ہے اُس کی اُن سے یہ نسبت کسی کو کیا معلوم

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بیانِ وصفِ احمد سے دل اپنا شاد کرتے ہیں  
 تصور ان کا کر کے اپنا گھر آباد کرتے ہیں  
 جو دیوانے ہیں سرکارِ دو عالم کی محبت میں  
 وہ اشکوں سے تری خاطر دلِ ناشاد کرتے ہیں  
 بقدرِ ظرفِ پینے والا پی کر لوٹ آتا ہے  
 وہ ساقی اپنے رندوں کو پلا کر شاد کرتے ہیں  
 درودِ پاک پڑھتے ہیں جب اُن کا نام آتا ہے  
 انہیں سنی مسلمان ہی ادب سے یاد کرتے ہیں  
 دیارِ مصطفیٰ میں آہ و زاری میری پہنچے گی  
 کہو دشمن سے، مجھ کو کیوں عبث برباد کرتے ہیں  
 چراغِ ان کی محبت کا جلا کر اپنے سینے میں  
 جہنم سے ہم اپنے آپ کو آزاد کرتے ہیں  
 سلامی قدسیوں کی لیں گے محشر میں وہی ممکن  
 جو نورِ مصطفیٰ سے اپنا دل آباد کرتے ہیں

دعا آخر نہ کیوں پہنچے گی دربارِ الہی میں  
 فرید اُن کا وسیلہ دے کے ہم فریاد کرتے ہیں



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نگاہِ حسنِ عقیدت کو انتظار کہاں  
اگر ہے ان سے محبت تو پھر قرار کہاں

صبح و خضر بھی محشر کے روز دیکھیں گے  
کہ ہم کہاں ہیں، محمدؐ کا ہے وقار کہاں

ہر ایک کوچہ طیبہ ہے گلستانِ جنات  
وہاں کے جیسی بھلا اس جگہ بہار کہاں

سکون امتِ مضطر کو دے گا کون آخر  
بتائیں آپ ہی! جائیں یہ بے قرار کہاں

نصیب ہوتی ہے قسمت سے دولتِ دیدار  
مری نگاہ کہاں صاحبِ وقار کہاں

صدا نہ رونے کی نکلے درِ رسول ہے یہ  
خیال اتنا رہے تو ہے اشکبار کہاں



بہارِ طیبہ کی رعنائیاں جو دیکھی ہیں  
بہار دیکھیں ہزاروں مگر بہار کہاں

حرم میں دیکھیے اس مالکِ حرم کا مقام  
حریمِ ناز کہاں امن کا دیار کہاں

عجب ہے شانِ زکریا عجب ہے شانِ کلیم  
شہیدِ ناز کہاں ہے شہیدِ دار کہاں

وصالِ سرورِ عالم پہ بول انھی دنیا  
”بہار کو تو نظر لگ گئی بہار کہاں“

ادب کی جا ہے یہاں دور سے سلام کرو  
فرید اپنا مقام اور تاجدار کہاں



۶۳  
الْصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

شیطان کے پیرو ہیں لاکھوں، حساں سا غزل خواں یاد نہیں  
اسلام کی باتیں بھول گئے، اقوالِ رسولانِ یاد نہیں

تو فاتحِ ملک و ملت تھا، تائیدِ خدا تھی ساتھ ترے  
تو نصرتِ حق کیوں بھول گیا، کیوں رحمتِ یزداں یاد نہیں

افسانہ قیس و لیلیٰ کل، سرخی تھی فسانے کی تیرے  
مجنوں کی حکایت یاد رہی، تاریخِ مسلمان یاد نہیں

دیوانہ طیبہ ہوش میں آ، آواز نہ دے فریاد نہ کر  
ایمان نہ کہیں مٹ جائے ترا، کیا آیتِ قرآن یاد نہیں

دیکھے تو گلستان میں نے بہت، سب بھول گئے، سب بھول گئے  
طیبہ کی بہاروں کے صدقے، اب کوئی گلستاں یاد نہیں

رنگینی دنیا میں ایسا، الجھا ہے فریدِ زار کہ تو  
جو عہدِ ازل میں رب سے کیا، افسوس وہ پیاں یاد نہیں



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

چمکتا تھا جو برج آسمان میں      وہی آیا ہے اب ارضِ جہاں میں  
 زمیں کی برتری تو آج دیکھو      مکاں کا نور پہنچا لامکاں میں  
 خدا نے بے مثال ان کو بنایا      کوئی ثانی نہیں اُن کا جہاں میں  
 بلاؤ میرے آقا پھر مدینہ      نہیں لگتا ہے جی ہندوستان میں  
 ہزاروں خوبیاں بخشی ہیں رب نے      کوئی تجھسا نہیں ہے اس جہاں میں  
 بہارِ زندگی حاصل ہوئی ہے      بہ فیضِ مصطفیٰ ہم کو جہاں میں  
 بہ فیضِ مصطفیٰ پائے ہیں درجے      ولی آئے ہیں جتنے اس جہاں میں  
 زبانِ مصطفیٰ رب کی زباں ہے      خدا نے بات کی ان کی زباں میں  
 کسی چہرے کی تابانی ہے دنیا      کسی کا نور ہے سارے جہاں میں  
 بنایا اس لیے کوثرِ خدا نے      رہیں ممکن نہ پیاسے اُس جہاں میں  
 خلیل اللہ کا جو دینِ گم تھا      وہ ابنِ آمنہ لائے جہاں میں

فرید آخر نہ کیوں منزل پکارے

کہ تو بھی ہے غلامِ مرسلاں میں



محمدؐ کا جلوہ وہاں دیکھتا ہوں	جدھر دیکھتا ہوں، جہاں دیکھتا ہوں
منور میں سارا جہاں دیکھتا ہوں	ہویدا ہوئی جب سے رحمت خدا کی
کہاں سے میں بیٹھا کہاں دیکھتا ہوں	عقیدت کی نظروں کا اعجاز دیکھو
نبی کا وہیں آستان دیکھتا ہوں	جہاں تحتوں کے برستے ہیں بادل
کہ فخر کو مہرباں دیکھتا ہوں	محمدؐ کی رحمت کا اعجاز یہ ہے
میں رنگ محمدؐ نہاں دیکھتا ہوں	مدینے کے پھولوں کی نگت نہ پچھو
ہر اک شاخ پر آشیاں دیکھتا ہوں	پرندوں کو الفت ہے طیبہ سے ایسی
کسی لامکاں کا مکاں دیکھتا ہوں	ہے طیبہ میں نور خدا جلوہ فرما
گلستانِ جنت نشں دیکھتا ہوں	مدینے کی گلیاں ہیں جنت بداماں
مسیحائے عالم وہاں دیکھتا ہوں	شفاخانہ ہر مرض ہے مدینہ

فرید اپنی تقدیر ہوگی منور  
میں نور خدا مہرباں دیکھتا ہوں

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نبی محترم کے آستان سے جب گذرتے ہیں  
جدائی پر ملائک اور بشر سب آہ بھرتے ہیں  
مزارِ سید پیغمبراں کی بات کیا کہنا  
”زیارت کو فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں“  
روفی کے، رحیمی کے، کریمی کے، حلیمی کے  
نہ جانے کتنے جلوے آنِ واحد میں گذرتے ہیں  
نہ پڑ جائیں قدم اپنے نشانِ پائے احمدؐ پر  
دیباہِ سرور دیں میں سنبھل کر پاؤں دھرتے ہیں  
انہیں کا قلب ہے گنجینہٴ عرفانِ ربانی  
جو عشقِ سرورِ عالم میں ہر دم آہ بھرتے ہیں  
جہنم ان کی پھونکوں سے برابر سرد ہوتی ہے  
نبی کے چاہنے والے بھلا دوزخ سے ڈرتے ہیں  
بتا دیتا ہے چہرہ سِرِّ الطاف و کرم ان کا  
نقوش ان کی محبت کے اگر دل پر ابھرتے ہیں

فریدِ بینوا پر ہو عنایت کی نظر آقا  
تری چوکھٹ پہ کتنے دامنِ امید بھرتے



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

السلام اے صاحب قرآن ہدیٰ للمتقین  
السلام اے جان عالم رحمۃ للعالمین  
رواق بزم ملائک، شمع بزم مرسلین  
نیر برج رسالت، زینت عرش بریں  
رب نے بخشی تھی نبوت تجھ کو روزِ اولیں  
تو نبی تھا جب تھے آدم درمیانِ ماء و طین  
تو ہی آغازِ ازل ہے، تو ہی انجامِ ابد  
تو نشانِ اولیں ہے، تو ہی خطِ آخریں  
تیرے قدموں نے ہزاروں گلستاں پیدا کیے  
تیرے جلووں کی بدولت ہو گئی روشن زمیں  
ہو گئی عقدہ کشائی اُس کی تیرے فضل سے  
تیری چوکھٹ پر کھی جس نے عقیدت کی جہیں  
قربِ نورِ کبریا حاصل ہوا جبریل کو  
جس گھڑی آنکھیں رکھیں برپائے فخرِ مرسلین

کر اطاعت! شافعِ محشر کی دنیا میں فرید  
تاکہ جنت میں ہوں تیری منتظرِ حواری عین



الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بھرا رحمتوں سے حلیمہ کا آنگن  
چلیں لے کے آقا کو جب زیرِ دامن

کھلے رازِ محبوب کینے جہاں پر  
کہ خود نورِ وحدت نے ڈالی ہے چلن

قیامت تک اے مسلمان ہرگز  
نہ چھوٹے گا ہم سے محمدؐ کا دامن

یہ اہلِ جہاں پر کھلا رازِ قدرت  
کہ نورِ محمدؐ سے دنیا ہے روشن

فرشتے سلامی کو آتے وہاں پر  
جہاں پر کہ ہے نورِ خالق کا مسکن

برستی ہے کیسی گھٹا رحمتوں کی  
چلو! چل کے دیکھیں مدینے کا ساون

فریدِ حزیں تیری قسمت بڑی ہے  
ہے سایہِ فلکِ تجھ پہ قادر کا دامن



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الہی میں قرب نبی چاہتا ہوں  
 ہمیشہ تری بندگی چاہتا ہوں  
 سدا دیکھوں آنکھوں سے روئے کی جالی  
 خدایا میں وہ روشنی چاہتا ہوں  
 رہیں جس سے خوش میرے آقا ہمیشہ  
 الہی میں وہ زندگی چاہتا ہوں  
 بلا لیجئے اب مدینے میں آقا  
 خدا کی قسم میں یہی چاہتا ہوں  
 بہت دن ہوئے ان کی چوکھٹ کو چومے  
 مدینے کی اک حاضری چاہتا ہوں  
 غرور و تکبر کی دنیا سے ہٹ کر  
 طفیل محمدؐ خودی چاہتا ہوں

مرا نام مستوں میں آجائے اُن کے  
 فریدِ حزیں! میں یہی چاہتا ہوں





الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

دولتِ ایمان بہ فیضِ مصطفیٰ رکھتا ہوں میں  
بعد انوارِ خدا، نورِ ہدیٰ رکھتا ہوں میں

ہے تقاضا یہ مرے ایمان کے جذبات کا  
مرتبہ سکار کا بعدِ خدا رکھتا ہوں میں

غیر میرے دل میں ہرگز آنہیں سکتا کبھی  
دل کے ہر گوشے میں نورِ مصطفیٰ رکھتا ہوں میں

جن کو حوروں نے سلامی پیش کی معراج میں  
وہ حسینِ دو جہاں نورِ خدا رکھتا ہوں میں

اُن کے الطاف و کرم سے ساری دولت مل گئی  
اب تو دیدارِ خدا کا آسرا رکھتا ہوں میں

یہ فقیری بھی ہے میری کیا فقیری اے فرید  
سایہٴ دامانِ شاہِ دوسرا رکھتا ہوں میں



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نگاہیں اٹھا کر میں جب دیکھتا ہوں  
 عجم میں بھی شانِ عرب دیکھتا ہوں  
 سلاطینِ عالم جہاں سرنگوں ہیں  
 دیارِ محمدؐ میں انوارِ باری  
 محمدؐ کی زلفِ معنبر میں، میں تو  
 متاعِ دو عالم مرے سامنے ہے  
 ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ یہ بولے  
 جب آتا ہے نامِ محمدؐ زباں پر  
 نہیں لگ رہا ہے مرادلِ وطن میں  
 ہے یومِ ولادت اسی واسطے تو  
 سلا کر جہاں پھر بلانا کسی کو  
 محمدؐ یہ معراج میں بول اٹھے  
 انہیں کو ملا علمِ کونین رب سے  
 جمالِ محمدؐ میں تب دیکھتا ہوں  
 محمدؐ کے مستوں کو جب دیکھتا ہوں  
 وہ دربارِ شاہِ عرب دیکھتا ہوں  
 برستے ہوئے روز و شب دیکھتا ہوں  
 گرفتار سارا عرب دیکھتا ہوں  
 محمدؐ کے صدقے میں سب دیکھتا ہوں  
 محمدؐ میں، میں نورِ رب دیکھتا ہوں  
 تو اُس کی چمک زیرِ لب دیکھتا ہوں  
 مدینہ خدا جانے کب دیکھتا ہوں  
 دو عالم کو محوِ طرب دیکھتا ہوں  
 یہ عشقِ الہی عجب دیکھتا ہوں  
 جمالِ خدا بے طلب دیکھتا ہوں  
 کہ جن کو میں اُمی لقب دیکھتا ہوں

گدائے درِ مصطفیٰ یاد آئے

فریدِ صبحی کو جب دیکھتا ہوں



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

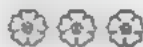
میں ذکرِ حبیبِ خدا کر رہا ہوں  
ہر اک درودِ دل کی دوا کر رہا ہوں

اسی نے یہ توفیق بخشی ہے مجھ کو  
میں ذکرِ رسولِ خدا کر رہا ہوں

مری موت آنے مدینے میں یارب  
یہی رات دن، اب دعا کر رہا ہوں

فرشتوں سے کہہ دو مرا نام لکھ لیں  
میں تعظیمِ خیر الوریٰ کر رہا ہوں

درود اُن پہ پڑھ کر فرید آج میں تو  
کسی کو شریک دعا کر رہا ہوں



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہی آرزو ہے مرے خدا، مروں ارضِ پاکِ حجاز میں  
مرے سامنے ہو جمالِ حق، مری موت آئے نماز میں

وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، وہ بشر ہیں، وہ نذیر ہیں  
کہ مقامِ ان کا بلند ہے، وہ رہے ہیں پردۂ ناز میں

تری ذاتِ پاک ہے مصطفیٰ، تو ہے قدسیوں سے کہیں سوا  
یہی پاکوں کا ثبوت ہے، ترا نام آیا نماز میں

مری بندگی بھی چمک اٹھی اسی آن تیرے جمال سے  
ترا نام ناز سے آگیا مرے لب پہ جب بھی نماز میں

مری مستیوں کو نہ دیکھئے میں اسیرِ زلفِ حبیب ہوں  
کبھی لطف آیا نماز میں کبھی لطف آیا نیاز میں

بھرو چل کے دامنِ فقر کو، درِ مصطفیٰ پہ فرید تم  
ہے تمام نعمتِ دو جہاں اسی ارضِ پاکِ حجاز میں

## الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

خدایا میں تیری عطا چاہتا ہوں      تجھی سے ترا مصطفیٰ چاہتا ہوں  
 نیاز ان کا صبح و مسا چاہتا ہوں      لقائے حبیب خدا چاہتا ہوں  
 لگانے عبادت کی بندیا جیہیں پر      غبارِ درِ مصطفیٰ چاہتا ہوں  
 درود اُن پہ پڑھ کھلام ان پہ پڑھ کر      میں قرب حبیب خدا چاہتا ہوں  
 جو دنیا و عقبیٰ کو میرے بدل دے      میں رحمت بھری وہ دعا چاہتا ہوں  
 حبیب خدا پہ جو ایمان رکھے      اُنہیں نعمتوں سے بھرا چاہتا ہوں  
 کہیں دیکھ کر لوگ دیوانہ ان کا      خدایا میں وہ مرتبہ چاہتا ہوں  
 وہ ہل رو برو ان کو دیکھا کروں میں      دمِ آخریں سامنا چاہتا ہوں  
 زباں پر ہو جاری محمدؐ محمدؐ      اُسی نام پر لب کو دا چاہتا ہوں  
 زمینِ مدینہ ہو مدفنِ خدایا      نہ ہرز میں اس کے سوا چاہتا ہوں  
 جہاں انبیاء نفسی نفسی کہیں گے      وہاں اُن کا میں آ سرا چاہتا ہوں  
 جو داماں ہے سب کا پناہ غریباں      وہ دامانِ مشکل کشا چاہتا ہوں

فرید اس لیے نعت حضرت میں کہتا

کہ دل پر، زباں پر، جلا چاہتا ہوں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

نبی کی عطرت کا ہے کرشمہ کہ سارے غنچے مہب جیسے ہیں  
اس ایک چشمِ کرم کے صدقے ہزاروں چہرے چمک گئے ہیں

تھا باغِ عالم خزاں رسیدہ، بہارِ روٹھی ہوئی تھی اس سے  
ترے تصدق میں ابرِ رحمت کہ سب ہی غنچے چمک گئے ہیں

خدا کا کلمہ تو ہے زباں پر نبی کی عزت نہیں ہے دل میں  
انہیں مسلمان کہوں میں کیسے؟ وہ راستے سے بھٹک گئے ہیں

ہزاروں رہزن ہیں دینِ حق کے ہزاروں فرقے ہیں ان کے دشمن  
سناؤں رودادِ اہل سنت، پہنچ کے منزل پہ تھک گئے ہیں

کمالِ حسنِ ادب یہی ہے، کہ بے ادب کو نہ چھیڑیں ہرگز  
فرید تیری ہے کیا حقیقت، کہ بے ادب آپ تک گئے ہیں

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

فرقِ عالم و صوفی، واقعی ہے پینے میں  
ان کی مے کتابوں میں ان کی مے مدینے میں

وہ بساطِ ہستی پر مثلِ شمع روشن ہے  
جس نے ان کی یادوں کو رکھ لیا ہے سینے میں

نام لوں تو کھل جائیں رازِ میری الفت کے  
میرا حاکمِ دل تو، ہے کیسے مدینے میں

آتشِ محبت کی بات ہی نرالی ہے  
یہ سسکتی رہتی ہے عاشقوں کے سینے میں

اپنے کملی والے کا دو مکان دیکھا ہے  
اک مکانِ مدینے میں دوسرا ہے سینے میں

نام میرے آقا کا کس قدر منور ہے  
نورِ اس سے آتا ہے مومنوں کے سینے میں

عمر اے فرید اپنی ہند میں بہت گزری  
کاش جو بھی باقی ہے ہو بسرِ مدینے میں

## الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

بندوں پہ یہ رحمت کی نظر دیکھ رہا ہوں  
 وہ نورِ خدا مثلِ بشر دیکھ رہا ہوں  
 حیرت میں ہوں دیکھ کے گلزارِ مدینہ  
 فردوسِ بریں پیشِ نظر دیکھ رہا ہوں  
 اللہ کا گھر بھی ہوا انوار سے روشن  
 اُس نورِ مجسم کا اثر دیکھ رہا ہوں  
 کیوں کر نہ ہوں اس ساقیِ عرفاں پہ تصدق  
 آنکھیں تو ہیں مخمور، مگر دیکھ رہا ہوں  
 جو آئیں ہیں طیبہ ت لئے آنکھوں میں جلوے  
 میں غور سے اُن سب کی نظر دیکھ رہا ہوں  
 رکھا صدفِ قدس میں احمد کو خدا نے  
 دریائے نبوت کا گھر دیکھ رہا ہوں

انکار کروں کیسے فریدِ ان کی عطا سے  
 میں لطف و کرمِ شام و سحر دیکھ رہا ہوں





## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اک طرف نورِ رحمت کی وضو پاشیاں اک طرف حق کی گل کاریاں دوستو!  
ہوئیں ہیں طرب ناک و جاں آفریں، بزمِ طیبہ کی رغنایاں دوستو!

کہنشاں کھنچ گئی، چاند تارے جھٹکے، پہنچا اللہ کا میہماں دوستو!  
آئی اسرہلی کی شب، خوش ہیں اہل زمیں، بات پہنچی کہاں سے کہاں دوستو!

رات ہی رات میں بج گیا اک چمن جس پہ نازاں ہے نخلِ جہاں دوستو!  
دستِ محبوبِ رب نے لگایا جسے، وہ ہے سلمان کا گلستاں دوستو!

ان کی شانِ رحیمی کا ہے معجزہ، زندگی حاصلِ زندگی بن گئی  
ہر طرف ورنہ تھی قتل و غارت گری، بخش دی زندگی کو اماں دوستو!

ظنِ نورِ خدا ہے لقب آپ کا اور شمس الضحیٰ ہے لقب آپ کا  
آپ آئے تو دنیا منور ہوئی ورنہ بے نور تھا یہ جہاں دوستو!

جب فرشتوں نے بھیجا ہے ان پر درود اور اللہ نے ان کی تعریف کی  
کیا کرے ذکرِ محبوب ربِّ علا اب فریدِ حزیں کی زباں دوستو!



الضوء والسلام عليك يا رسول الله

محمدؐ ہیں کیا ریک زاروں سے پوچھو  
مدینے کی رنگیں بہاروں سے پوچھو

در مصطفیٰؐ پر جتنے کیسے گردن  
ادب سے عبادت گزاروں سے پوچھو

جو رہتے تھے دن رات مصروف خدمت  
محمدؐ کو اُن راز داروں سے پوچھو

تم احوال نیکس، پناو غریباں  
مدینے کے ان بے سہاروں سے پوچھو

مدینے کی گلیوں میں عطرت ہے کس کی  
یہ خاکِ حرم سنگ پاروں سے پوچھو

فرید اپنی فطرت ہے آدابِ حضرت  
کہ جو پوچھنا ہے اشاروں سے پوچھو



شراب عشق احمد مل گئی ہے جب سے پینے کو  
 کھچ جاتا ہے تب سے اپنا دل یارب مدینے کو  
 انہیں کیا خوف بحرِ غم کا، طوفانِ حوادث کا  
 چلائیں نا خدا بن کر نبی جس کے سینے کو  
 وہی بے خوف ہوگا روزِ محشر سامنے رب کے  
 جلائے آتشِ عشق محمدؐ جس کے سینے کو  
 صبا اتنا تو کہہ دینا دوزِ سرکار والا پر  
 تڑپتا ہوں مئے عشقِ نبی مدت سے پینے کو  
 کبھی مہتاب کو دوکڑے کر ڈالا تھا انگلی سے  
 کبھی مشکیزے بھر دیتے تھے، پانی سب کے پینے کو  
 کبھی حنان کو جنت کی خوشخبری سناتے تھے  
 کبھی تقسیم فرماتے تھے رحمت کے خزینے کو  
 زمیں پر ایک قطرہ بھی کبھی گرنے نہیں دیتے  
 کہ اصحابِ نبی منتے تھے کپڑے پر پسینے کو

نبی کے عشق میں بس جان دیدے اے فرید! اپنی  
 اگر تو چاہتا ہے حشر تک دنیا میں جینے کو

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

جبریل نے دھلائی جو تصویر مدینہ  
 اصحاب نبی کریمؐ کے تعمیرِ مدینہ  
 اس شمس رسالت سے فلک بھی ہے منور  
 ہاں فرش سے تا عرش ہے تنویرِ مدینہ  
 تزیلِ ملائک یہ بتا دیتے ہیں مجھ کو  
 ان کو بھی حسیں لگتی ہے تنویرِ مدینہ  
 یثرب میں انہیں بھیج کے بتا دیا رب نے  
 خالق کو بھی منظور تھی تعمیرِ مدینہ  
 جب سمجھوں گا دل اپنا محبت میں ہے کامل  
 ہر وقت تصور میں ہو تصویرِ مدینہ  
 واللہ جسے ہوتی ہے طیبہ سے محبت  
 ہر گام پہ کرتا ہے وہ توقیرِ مدینہ  
 بوکر و عمر ہوں یا کہ وہ عثمان و علی ہوں  
 واللہ یہی چار ہیں تعمیرِ مدینہ

رحمت کا خزانہ بنی یثرب کی زمیں بھی  
ہے خاک شفا دیکھو یہ تاثیرِ مدینہ

جا جا کے ملک، جن و شر بخت ہیں نوری  
کیا خوب چلا بخش ہے تنویرِ مدینہ

بر آن سلامی کو وہاں آتے فرشتے  
دیکھیں یہ ذرا، منکرِ توقیرِ مدینہ

رحمت بھی صدا دگی سرِ حشرِ انہیں کو  
جو دل میں سجائے رہے تصورِ مدینہ

دیوانہ طیبہ ہوں میں دیوانہ طیبہ  
پہنؤ مرے پاؤں میں زنجیرِ مدینہ

تقدیر کی تابانی پہ کیوں کر نہ ہوں نازاں  
پاکی ہے فرید آپ نے تنویرِ مدینہ



## صلوة و السلام علیک یا رسول اللہ

ظل نور خدا رسول اللہ      سید الانبیاء رسول اللہ  
 سارے نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہے      مرتبہ آپ کا رسول اللہ  
 سب بھریں دامن مراد اپنے      ہم رہیں بے نوا رسول اللہ  
 گو خطا کار ہی سہی لیکن      پھر بھی ہوں آپ کا رسول اللہ  
 جان کھائے چلا ہی جاتا ہے      فخر یوم جزا رسول اللہ  
 اپنے اعمال پر ہیں سب نازاں      میرا کیا ہوگا یا رسول اللہ  
 آپ کے ہاتھ میں خدائی ہے      آپ کا ہے خدا رسول اللہ  
 آپ نے سب کے بھر دیئے دامن      ہم بھی ہیں بے نوا رسول اللہ  
 جب دم آخرین ہمارا ہو      لب پہ جاری ہو یا رسول اللہ  
 صدقہ حسنین کا عطا کر دیں      یا حبیب خدا رسول اللہ  
 گود لیتے ہی سعدیہ بولیں      پالیا پالیا رسول اللہ

ہو فرید حزیں پہ چشم کرم

اے حبیب خدا رسول اللہ

## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عجب شان کی ہے بہارِ مدینہ  
چمن ہی چمن ہے دیارِ مدینہ

ریاض الجنان اور محراب و منبر  
ہیں جنتِ نشاں یادگارِ مدینہ

وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلیٰ  
جہاں سوتے ہیں تاجدارِ مدینہ

نظر ہوگی محو تجائےِ خلیبہ  
اگر دیکھیں نقش و نگارِ مدینہ

میں پھر سر کے بل ان کے روضے پہ جاؤں  
بلا میں اگر تاجدارِ مدینہ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ  
انہیں چار سے ہے وقارِ مدینہ

خلافت، شجاعت، دیانت، امانت  
عطا کر گئے تاجدارِ مدینہ

مے گی اُسے حشر میں سربلندی  
کہ جو ہو گا دل سے نثارِ مدینہ

فرید اپنے دل کی تمنا یہی ہے  
دکھائے خدا پھر بہارِ مدینہ



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

کیوں کر نہ بلائیں مجھے سرکارِ مدینہ  
ہوں آلِ علی خادمِ دربارِ مدینہ

بخشا ہے شرف رب نے تجھے سارے نبی پر  
اے شاہِ زمن سیدِ ابراہِ مدینہ

آتے ہیں سلاطین، گداین کے وہاں پر  
کس شان کا دربار ہے دربارِ مدینہ

جس جا پہ جہیں کھی سلاطین جہاں نے  
وہ در ہے ترا سیدِ ابراہِ مدینہ

ہر گوشے سے آتی ہے صدا نعتِ نبی کی  
مداحوں سے بھرپور ہے دربارِ مدینہ

فریادی چلے آتے ہیں فریاد کی خاطر  
چو کھٹ پہ تری، بھیڑ ہے سرکارِ مدینہ

ہے امتِ مسلم کا نہیں کوئی معاون  
 لو اُس کی خبر سید ابرار مدینہ  
 کس طرح سکون ہوگا مرے قلب و جگر کو  
 یاد آنے لگا کہ مجھے دربار مدینہ

کیوں کر نہ کرے تازہ مقدر پہ فرید آج  
 دکھلا دیا اللہ نے دربار مدینہ

## الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

پھولوں سے سوا حسن میں ہیں خارِ مدینہ  
اے صلحِ علی رفعتِ گلزارِ مدینہ

دکھلا دے خدا روضہ سرکارِ مدینہ  
باقی نہ رہے حسرتِ دیدارِ مدینہ

فردوس کا لالچ ہے نہ ہے باغِ ارم کا  
کافی ہے مرے واسطے گلزارِ مدینہ

دیکھے پہ بھی باقی ہی رہی خواہشِ دیدار  
دکھلا دے خدا پھر مجھے گلزارِ مدینہ

مہماں کو کھلا دیتے تھے خود فاقہ سے رہتے  
اخلاق کے پیکر تھے وہ انصارِ مدینہ

کچھ گرمیِ محشر کی وہاں فکر نہیں ہے  
کافی ہے مجھے دامنِ سرکارِ مدینہ

لینے کو صبا آئی ہے طیبہ کی گلی میں  
خوشبوئے حرمِ عطرِ گلزارِ مدینہ

میں رشکِ قمرِ ذرۂ خاک رہ طیبہ  
تابندۂ انوار ہیں انوارِ مدینہ

کر اپنے عمل کو توفیقِ ان کے مطابق  
چاہے ہے اگر نسبتِ سرکارِ مدینہ

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

خدایا دکھا مجھ کو کوئے مدینہ      لیے دل میں ہوں آرزوئے مدینہ  
 تصور میں آیا ہے کوئے مدینہ      خیال اپنا پہنچا بسوئے مدینہ  
 اسی دل میں ایماں کی لذت رہے گی      ہو جس دل میں سودائے کوئے مدینہ  
 اگر باغ طیبہ سے الفت رکھو گے      تو مل جائے گی تم کو بوئے مدینہ  
 کرو دل سے تعظیم و تکریم ان کی      ہیں آلِ نبی آبروئے مدینہ  
 عطا کر خدا طاقتِ نطق مجھ کو      کہ ہر دم کروں گفتگوئے مدینہ  
 تمنا یہی ہے، یہی آرزو ہے      رہے دل میں باقی غلوئے مدینہ  
 میں رندِ حرم ہوں عطا کر خدایا      شرابِ ہدایت صبوئے مدینہ  
 تصور کروں جب، نظر آئے مجھ کو      بہارِ حرم اور کوئے مدینہ

تفریدِ حزیں کی یہی بس دعا ہے  
 کہ مرنے پہ حاصل ہو کوئے مدینہ

## الضَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دل مضطر ہے، مشتاقی نظارا یا رسول اللہ  
 دکھا دیں اپنی صورت اب خدا یا رسول اللہ  
 ادھر آنکھوں کو نیند آئے ادھر بیدار قسمت ہو  
 کروں روئے منور کا نظارا یا رسول اللہ  
 مرے خوابوں کی دنیا میں اگر تشریف لے آئیں  
 تو چمکے میری قسمت کا ستارا یا رسول اللہ  
 اسی چوکھٹ پہ اپنی جان دینے آج آیا ہے  
 غلامِ آخر کہاں جائے تمہارا یا رسول اللہ  
 تمنا ہے یہی دل کی یہی خواہش بھی ہے ہر دم  
 کہ دم نکلے مدینے میں ہمارا یا رسول اللہ  
 دمِ آخر اُرب پر تمہارا نام آجائے  
 تو وقت مرگ بجائے سہارا یا رسول اللہ  
 جلالِ کبریا کا خوف دل سے دور ہو جائے  
 اگر محشر میں ہو جائے اشارا یا رسول اللہ

نہیں کوئی رہا محروم، نصرت سے فرید ان کی  
 مدد کے واسطے جس نے پکارا یا رسول اللہ

## الضلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نہیں ان کو سب، مہتاب مدینہ	مگر حق کہے، آفتاب مدینہ
عجب شان کا ہے نصاب مدینہ	کتاب خدا ہے کتاب مدینہ
نہ بے پردہ دیکھے کوئی ارض طیبہ	بنا نور رحمت حجاب مدینہ
زمین رحمتوں کی، فلک رحمتوں کا	کوئی لائق دے اب جواب مدینہ
بنے ان کے اصحاب سلطانِ عالم	کامل ہو احب نصاب مدینہ
میں جس وقت طیبہ کی وادی میں پہنچیں	اُسی وقت اٹھے حجاب مدینہ
چلا آ رہا ہے مری سمت دیکھو	وہ ہنستا ہوا مہتاب مدینہ
مئے ناب عشق محمدؐ کے صدقے	کہ پیتے ہی اٹھ حجاب مدینہ
تمنا یہی ہے بنوں رندِ طیبہ	عطا کر الہی شراب مدینہ

فریہ حزیں تیری آنکھوں کے صدقے

نکابوں میں تیری ہے تاب مدینہ

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

بڑھو! جانبِ مصطفیٰ رفتہ رفتہ  
 قریب آئے گا خود خدا رفتہ رفتہ  
 محمدؐ کی زلفِ معطر کے صدقے  
 گلستانِ عالم بسا رفتہ رفتہ  
 ذرا انکی رحمت کا اعجاز دیکھو!  
 کہ بابِ شفاعت کھلا رفتہ رفتہ  
 قدمِ جبریلؑ امیں کے رکے جب  
 چلے قریب حق مصطفیٰ رفتہ رفتہ  
 یہ امیں وجہِ گلشنِ معطر ہے شاید  
 مدینے سے آئی ہوا رفتہ رفتہ  
 ادھر امیرِ رحمت کے اٹھتے ہی دیکھا  
 زمانے کی بدلی فضا رفتہ رفتہ

گرفتارِ زلفِ نبویؐ مکرم  
 فریدِ حزیں بھی ہوا رفتہ رفتہ



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مدینے میں ہے جوہر اللہ اللہ  
چراغ عقیدت کی اودھ لے گی  
چمکنے کا نور رحمت سے کعبہ  
نبی مکرم ہمارے وہی ہیں  
ہوئی پرورش ان کی مہدی میں  
جہاں ہے منور حسین و حسن سے  
تمنائے دیدار میں جی رہا ہوں  
دمِ آخریں یہ تمنا ہے میری  
ہوا ہے فرید اب گدائے محمدؐ

جمالات خیر البشر اللہ اللہ  
مقامات اہل نظر اللہ اللہ  
جب آئے وہ خیر البشر اللہ اللہ  
مطیع ان کے شمس و قمر اللہ اللہ  
علی ذات رحمت اثر اللہ اللہ  
ہیں کنز نبی کے گہر اللہ اللہ  
وہ اب تک نہ آئے نظر اللہ اللہ  
محمدؐ ہوں پیش نظر اللہ اللہ  
مدینے سے آئی خبر اللہ اللہ

فرید آپ نے ان کا رتبہ نہ جانا

رہے آج تک بے خبر اللہ اللہ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اُٹھی جس سمت رحمت کی نظر آہستہ آہستہ  
منور کر گئی قلب و جگر آہستہ آہستہ

خدا کے گھر میں جب تشریف لائے سید عالم  
ہوئی خاک حرم رشک قمر آہستہ آہستہ

تھم جا کر دُش افلاک بہ حکم الہی ہے  
بے مہتاب رسالت کا سفر آہستہ آہستہ

قدم رکھتے ہی یثرب بن گیا رحمت کا کاشانہ  
ہوئے پر نور سب دیوار و در آہستہ آہستہ

نشان کفش پائے سید عالم نہ مٹا جانے  
ادب سے اس لئے رکھا ہے سر آہستہ آہستہ

فرید! اللہ کا تجھ پر کرم ہے، خاص رحمت ہے  
ہوئی روشن عقیدت کی نظر آہستہ آہستہ

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

کہاں جائیں یہ دیوانے تمہارے یا رسول اللہ  
شکستہ حال کو دیدیں سہارے یا رسول اللہ

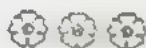
فلک دشمن، زمیں دشمن، عدو سارا زمانہ ہے  
پنا ہے یا رسول اللہ سہارے یا رسول اللہ

نہ کوئی مونس و ہمد نہ کوئی اب سہارا ہے  
کہیں کیا ہم، مصیبت کے ہیں مارے یا رسول اللہ

غلامی کے لیے پیدا کیا ہے رب نے امت کو  
مسلمان ہو گئے بندے تمہارے یا رسول اللہ

مدینہ ہو وطن اپنا تمنا ہے یہی یارب  
ہوں صبح و شام گنبد کے نظارے یا رسول اللہ

سنور جائے فرید زار کی بگڑی ہوئی قسمت  
اگر ہو جائیں ادنیٰ سے اشارے یا رسول اللہ



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

طیبہ کی زمیں کا کیا کہنا عرفان کی بارش ہوتی تھی  
آئے تھے وہاں جبریل امیں قرآن کی بارش ہوتی تھی

وُحلتے تھے گناہ جن و بشر غفران کی بارش ہوتی تھی  
رحمت کی گھٹائیں چھاتی تھیں ایمان کی بارش ہوتی تھی

وہ دور ہدایت کیا کہنا، وہ عہد رسالت، کیا کہنا  
تزیل ملائک۔ ہوتی تھی عرفان کی بارش ہوتی تھی

اُس حجرہ نوری سے بڑھ کر دنیا میں نہیں تھی کوئی جگہ  
احکام خدا آتے تھے وہاں قرآن کی بارش ہوتی تھی

ہر ایک معلم تھے اُس جا، ہر ایک مبلغ تھے اُس جا  
تعلیم شریعت ہوتی تھی، فرقان کی بارش ہوتی تھی

پھیلا دیا جس نے بھی دامن، خالی نہ رہا وہ رحمت سے  
ایماں کا خزانہ بٹا تھا فیضان کی بارش ہوتی تھی

آوازِ بلالی سن سن کر ہر صاحبِ ایمان اٹھتا تھا  
ہوتی تھی نمازِ صبح ادا عرفان کی بارش ہوتی تھی

آتے تھے و فودِ شام و عجمِ اسلام کی باتیں سننے کو  
سرکارِ دو عالم کے در پر مہمان کی بارش ہوتی تھی

قرآن کی آیت پڑھ پڑھ کر ہر صاحبِ ایمان روتا تھا  
رحمت کی گھٹا چھا جاتی تھی غفران کی بارش ہوتی تھی

اک رات فریدِ عاصی نے انوارِ برستے دیکھا ہے  
کس طرح پروں میں کس شان کی بارش ہوتی تھی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اگر ان کی چشم عنایت رہے گی  
تو دنیا ہماری سلامت رہے گی

نہ دولت رہے گی نہ حشمت رہے گی  
فقط ایک ان کی محبت رہے گی

اگر ایک ان کی محبت رہے گی  
تو ایماں کی دولت سلامت رہے گی

صہیب اُن پہ قرباں بلال اُن پر شیدا  
سدا روم و حبشہ کی شہرت رہے گی

وہی جلوہ گاہِ خدا ہوگا یارو  
محمدؐ کی جس دل میں چاہت رہے گی

جو ہیں صرف توحید باری کے قائل  
ملی بھی تو تاریک جنت رہے گی

نہ محشر میں ہونگے کبھی وہ پشیمان  
جنہیں نامِ احمد سے الفت رہے گی

وَمِ واپسی کام آئے گی ہم کو  
اگر دل میں ایمان کی دولت رہے گی

نہ گھبرا مسلمان کہ اب اس جہاں میں  
حبیبِ خدا کی حکومت رہے گی

مرا کام بنتا رہے گا ہمیشہ  
اگر کملی والے کی نصرت رہے گی

ہماری، خدا کی، فرشتوں کی یارو  
صلوٰۃ محمدؐ میں شرکت رہے گی

جہاں وہ رہیں گے وہیں رب بھی ہوگا  
قیامت میں کیسی قیامت رہے گی

فدا ہو گئے جو بھی آقا پہ اپنے  
نثار ان کے قدموں پہ جنت رہے گی

صدا دیں گے وہ امتی امتی کی  
کہ روزِ جزا یہ عنایت رہے گی

پلائیں گے وہ حوضِ کوثر پہ کوثر  
نہ پیاسی وہاں ان کی امت رہے گی

رکھو گے محبت اگر ان سے قائم  
سدا نور ایماں کی دولت رہے گی

سر ہوگی تقویٰ پہ گر زندگانی  
تو آقا سے محشر میں قربت رہے گی

اگر خاتمہ ہوگا ایماں پہ میرا  
لحد میں محمدؐ کی صورت رہے گی

طریقہ نبیؐ پر جو چلتے رہیں گے  
جہاں میں فرید ان کی عزت رہے گی





## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نہ خیال بت کدہ ہے نہ تو فکر ہے حرم کی  
جو تجلیوں میں گم ہے، ہے تلاش اس صنم کی

میں گدائے مصطفیٰ ہوں ترے در پہ رو رہا ہوں  
بہ طفیل ذات احمد مجھے بھیک دے کرم کی

مری بے خودی نے ایسا کیا راز آشکارا  
جو زباں پہ آری تھی وہی بات تھی حرم کی

مرا ذوق مئے پرستی مجھے دے گا ہوشِ محشر  
میں جلو میں ہوں گا اُس دن اسی ساقی حرم کی

نہ تو چاہئے صبوحی نہ تو چاہئے لیالی  
ہے نگاہ مجھ پہ کافی مرے ساقی حرم کی

مرے ذوقِ بندگی نے مجھے طوقِ سجدہ بخشا  
لگتی خاک ہے جس پر ترے بابِ محترم کی

تری شاعری نہیں ہے، ہے فرید یہ عبادت  
تو جو نظم کر رہا ہے وہ تو بات ہے حرم کی



فرید اپنی قسمت اسی وقت چس  
 ملی خاک جس وقت زیر قدم کی  
 سنور جائیں بگڑے ہوئے کام میرے  
 نگاہ کرم ہو جو شاہ امم کی  
 نظر آیا نقش قدم ان کا جس جا  
 جبین عقیدت وہیں ہم نے خم کی  
 اُسے دو جہاں کی ملی بادشاہی  
 غلامی ملی جس کو شاہ امم کی  
 مدینے کے گلزار بہتر ہیں اس سے  
 حقیقت نہیں کچھ بھی باغ ارم کی  
 صلوة فراواں بروج مقدس  
 فزوں جن سے عزت ہے فخر امم کی  
 ادب سے کہو نعت خیر الوری تم  
 دکھاؤ نہ ہرگز روانی قلم کی

سلامت رہے ان کا در میرے اللہ  
کہ جن سے بڑھی شان تیرے حرم کی  
مدینے کے گلزار دیکھے ہیں جب سے  
گنی آرزو دل سے باغ ارم کی  
بہ فیض محمدؐ مرا حال بدلے  
ادھر بھی نظر ہو خدایا کرم کی

نظر آئے آثارِ رحمت جہاں پر  
فرید اپنی گردن وہیں ہم نے خم کی



ملک اور جن و بشر نے بیاں کی  
صفت نویر رب، سید مرسلان کی

کروں کیا میں تعریف اس مہرباں کی  
خدا نے صفت جن کی خود ہی بیاں کی

نگاہ کرم جس طرف کی، جہاں کی  
بدلتی گئی کیفیت ہی وہاں کی

کھلے ان کے گیسوئے رحمت ہیں شاید  
معطر ہوئی ہیں فضا میں جہاں کی

فقیر و غنی سب جھکاتے ہیں گردوں  
عجب شان ہے آپ کے آستان کی

جو شیدا ہوا دل سے محبوب رب کا  
مہلی روشنی اس کو دونوں جہاں کی

وہی آستان حمید خدا ہے  
کہ شاہوں نے کی ہے غلامی جہاں کی

مدینے کی رنگیں بہاروں کے صدقے  
 گہر بار رحمت ہوائیں جہاں کی  
 ادھر ادھر رحمت ادھر ادھر رحمت  
 عجب کیفیت ہے عرب کے سماں کی  
 محمدؐ کی آمد کا اعجاز دیکھو  
 زمیں ہمسری کرتی ہے آسماں کی  
 جہاں کچھ بھی انسانیت تھی نہ باقی  
 محمدؐ نے تبلیغ رحمت وہاں کی  
 نہ بیت الحرم کی، نہ بیت الصنم کی  
 غلامی ملی پیر کے آستان کی

صیبِ خدا شلہ نورِ وحدت  
 فرید اپنے دل نے صفت یہ بیاں کی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لاج رکھ لینا تو خدا اپنے ثنا خوانوں کی  
شاہ دیں سید ابرار کے دیوانوں کی

ان کے اعلان نبوت پہ حرم جھوم اٹھا  
کنڈیاں بجنے لگیں خیر کے کاشانوں کی

جب عمر ابن عزیز آئے حکومت کرنے  
”یاد تازہ ہوئی بھولے ہوئے افسانوں کی“

دل بہلتا ہی نہیں کفر کے جلووں میں برا  
یاد آتی ہے مدینہ کے ضیاعانوں کی

آپ کے آتے ہی رحمت کی گھٹائیں چھانیں  
رونقیں بڑھ گئیں دنیا کے ثنا خانوں کی

دور بے دینی و الحاد ہے میرے آقا  
قدر باقی نہ رہی آپ کے دیوانوں کی

اپنے محبوب کے جلوے تو بکھیرے ہر جا  
اپنے جلووں پہ رکھی قید حرم خانوں کی

پردہ چہرے سے اٹھاتا تو سنبھل کر مولا  
 بھیڑ محشر میں رہے گی ترے دیوانوں کی  
 صبح نکلی ہے جمالِ رخ انور لے کر  
 ظلمتِ کفر مٹاتی ہوئی بت خانوں کی  
 ہر طرف نورِ رسالت کی ضیا پھیل گئی  
 بستیاں سونی ہوئیں کفر کے ارمانوں کی  
 ہر شجر طورِ بداماں نظر آیا مجھ کو  
 ہر کھلی نور ہے طیبہ کے گلستانوں کی

شمعِ تو حید جلی آپ کے آتے ہی فرید  
 بجھ گئی روشنی دنیا کے صنم خانوں کی

الضوء والسلام عليك يا رسول الله

زلفِ احمد کی سیاہی داستاں بنتی گئی  
اہل عرفاں کے لئے عنبر فشاں بنتی گئی  
انکی رحمت دھگیر بیکساں بنتی گئی  
مہرباں کی مہربانی مہرباں بنتی گئی  
جس قدر جلتا گیا ان کی محبت کا چراغ  
اتنی ہی محبوب میری داستاں بنتی گئی  
نورِ وحدت کون ہے، نورِ رسالت کون ہے  
داستانِ مصطفیٰ خود رازِ دان بنتی گئی  
روزِ محشر اپنی امت بخشوانے کے لیے  
شاہِ رحمت رازدارِ عاصیاں بنتی گئی  
تھا شبِ معراج میں عرشِ بریں زیرِ قدم  
اور خاکِ کارواں سے کہکشاں بنتی گئی  
جانبِ منزل رواں تھا نورِ وحدت کا قدم  
ہمتِ جبریل گردِ کارواں بنتی گئی

پاؤں رکھا جس زمیں پر میرے آقا نے فرید  
ان کے اعجازِ قدم سے گلستاں بنتی گئی





اگر ان کی اُلفت سائی نہ ہوتی  
دیرِ مصطفیٰ تک رسائی نہ ہوتی

نہ ہوتا محمدؐ کو مبعوث کرنا  
تو دنیا کی محفلِ سجائی نہ ہوتی

انہیں سے ہے رونقِ زمین و زماں کی  
اگر وہ نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی

نہ ملتی مجھے دولتِ دین و ایماں  
اگر ان کے در تک رسائی نہ ہوتی

بتوں کی حکومت ہی رہتی جہاں میں  
محمدؐ کی سر رہنمائی نہ ہوتی

اگر میرے آقا نہ آتے جہاں میں  
تو ظاہر تری کبریائی نہ ہوتی

انہیں کی نظر ہے فریدِ حزیں پر  
وگرنہ رہ حق بھی پائی نہ ہوتی



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

زباں پر جب صلات آیا عبادت جھوم جھوم اٹھی  
خدا کو جوش آیا اور رحمت جھوم جھوم اٹھی

شب معراج میں شان رسالت جھوم جھوم اٹھی  
ملا شربت محمدؐ کو ضیافت جھوم جھوم اٹھی

شب معراج میں سب انبیاء پیچھے تھے حضرت کے  
اس انداز امامت پر امامت جھوم جھوم اٹھی

ازل سے منتظر تھی ساری جنت میرے آقا کی  
قدم رکھتے ہی آنحضرت کے جنت جھوم جھوم اٹھی

رقم جب جب ہوا نام نبی لوح منور پر!  
کئے سجدے قلم نے اور کتابت جھوم جھوم اٹھی

مے آقا نے کی تصدیق جب رب کے رسولوں کی  
تو قرآنِ مبیں کی ہر عبارت جھوم جھوم اٹھی

کئے تقسیم جب مالِ غنیمت فتح مکہ پر!  
تو اس تقسیم دولت پر رقابت جھوم جھوم اٹھی

۱۱۴  
رکانہ اور محمد مصطفیٰ سے جب ہوئی کشتی  
رکانہ نے پڑھا کلمہ ہدایت جھوم جھوم اٹھی

کیا جب خاتمہ ہو جہل کا کم عمر بچوں نے  
تو ان پر قتل گہہ میں ساری ملت جھوم جھوم اٹھی

جو کی بوکڑ نے تصدیق معراج محمد کی  
لقب صدیق پاتے ہی صداقت جھوم جھوم اٹھی

سزاوی جب عمر نے مسجد نبوی میں بیٹے کو  
اس انصاف شریعت پر عدالت جھوم جھوم اٹھی

نبی کی بیٹیاں دو حضرت عثمان کے گھر آئیں  
وہ ذی النورین کہلائے قرابت جھوم جھوم اٹھی

دیا حضرت نے جب جھڑاملی کے دستِ اقدس میں  
تو خیبر کی زمیں کانپی شجاعت جھوم جھوم اٹھی

ایوں پر شکر، سر جمدے میں تھا شبیر اعظم کا  
اس انداز شہادت پر شہادت جھوم جھوم اٹھی

لقب خیرالوری سے جب محی الدین کا پایا  
تو شانِ غوثِ الاعظم پر ولایت جھوم جھوم اٹھی

جھایا شمس تبریزی نے مردہ، ”قم باذنی“ سے  
حیات آور کرامت پر کرامت جھوم جھوم اٹھی

محافظ اب عقائد کا عماد العلم ہی ہوگا  
قیام مدرسہ پر بزم سنت جھوم جھوم اٹھی

لکھی جب سے فرید بینوا نے نعت حضرت کی  
ہوئی سایہ قلن رحمت، عنایت جھوم جھوم اٹھی

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ضعیفوں کا جو ماویٰ ہے، فقیروں کا جو بجا ہے  
وہی آقا ہمارا ہے، وہی مولا ہمارا ہے

جسے قرآن نے طہ کبھی نہیں پکارا ہے  
وہی تو سارے عالم کا سہارا ہے، سہارا ہے

عرب کا بچہ پیچھے زن ہے جس کی الفت میں  
وہی محبوبِ عالم ہے وہی سب کا سہارا ہے

ہزاروں نعمتیں دنیا کی میرے سامنے ہوں گی  
اگر ان کی عنایت ہے، اگر ان کا اشارا ہے

نہ ہیں افعال ہی بہتر، نہ ہیں اعمال ہی بہتر  
مجھے تو روزِ محشر میں فقط انکا سہارا ہے

فرید بینوا ہے لو لگائے آپ سے آقا  
غریبوں کو سوائے آپ کے کس کا سہارا ہے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

قریب اب دیر حبیب آ رہا ہے  
 مرا اوج پر اب نصیب آ رہا ہے  
 بڑی جاری ہے مرے دل کی دھڑکن  
 کوئی جیسے میرے قریب آ رہا ہے  
 سنو زائرو! یہ جگہ ہے ادب کی  
 یہ کہتا ہوا اب نقیب آ رہا ہے  
 نہ کم ہو محبت حبیب خدا کی  
 کہ دیکھو زمانہ عجیب آ رہا ہے  
 جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں  
 نظر مجھ کو نور حبیب آ رہا ہے  
 خدا را نکاو کرم مجھ پہ کردہ  
 یہ پھیلائے دامن غریب آ رہا ہے

فرید آپ کو دیکھ کر سب کہیں گے  
 مدینے سے وہ خوش نصیب آ رہا ہے

## الصلوة والسلام غلیک یا رسول اللہ

کلام اللہ سے گر شانِ وحدت یاد آتی ہے  
تو پڑھ کر واضحی شانِ رسالت یاد آتی ہے

فرشتوں کا اترنا نور کی چادر کا بچھ جانا  
نزولِ وحی ربانی کی شوکت یاد آتی ہے

خیال آتا ہے جب اصحاب صفہ کی محبت کا  
تو سرکارِ دو عالم کی عنایت یاد آتی ہے

زمانہ حج کا جب آتا تڑپ جاتا ہے دل میرا  
وہ رقت اور کعبہ کی عبادت یاد آتی ہے

جب آتا ہے تصور میں جمالِ سمنبدِ خضریٰ  
تو ارضِ مصطفیٰ کی شان و شوکت یاد آتی ہے

فریدِ بنوا کو اس کی قسمت نے کہاں لایا  
کہ اس عاصی کو خود اپنی حقیقت یاد آتی ہے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نہ پوچھو ہمدرد! مجھ سے کہاں کی یاد آتی ہے  
 جہاں رحمت برسی ہے وہاں کی یاد آتی ہے  
 قبا کی یاد آتی ہے وہاں کی یاد آتی ہے  
 نبی محترم کے آستان کی یاد آتی ہے  
 زبان پر جب کسی کے نام آتا ہے مدینے کا  
 ترپ اٹھتا ہے دل اور پھر وہاں کی یاد آتی ہے  
 سجا اک رات میں جس نے کہ باغ حضرت سلمان  
 مجھے رہ رہ کے ایسے باغ باں کی یاد آتی ہے  
 ترپتا تھا جو غیروں کے لیے راتوں کو بستر پر  
 مجھے ایسے معین و مہرباں کی یاد آتی ہے  
 وہ جس نے کی ہے مہمانی غریبوں، فاقہ مستوں کی  
 مجھے ایسے سخی و میزبان کی یاد آتی ہے

متاع زندگی ملتی ہے جس کے دیکھ لینے سے  
 فرید بنوا کو اس مکاں کی یاد آتی ہے





## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

پیامِ خدا مصطفیٰ لے کے آئے  
 کلامِ حقیقت نوا لے کے آئے  
 محمدؐ، خدا کی ثنا لے کے آئے  
 تجلی عرشِ علا لے کے آئے  
 نہ پوچھو! مدینے سے کیا لے کے آئے  
 جو مانگا تھا اس سے سوا لے کے آئے  
 جسے دیکھنے کو ترپتے تھے موسیٰ  
 وہ نورِ خدا مصطفیٰ لے کے آئے  
 کیا حق نے تعریف ہر اک ادا کی  
 صیبِ خدا وہ ادا لے کے آئے  
 جہاں بے وفائی کا تھا دور دورہ  
 وہیں میرے آقا وفا لے کے آئے  
 نظرِ چومیسے زائرینِ حرم کی  
 وہ آنکھوں میں نورِ خدا لے کے آئے

بلا عاصیوں کو فرید اک سہارا  
 پیامِ شفاعت وہ کیا لے کے آئے



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

گھٹا رحمت کی دیکھو چہا رہی ہے  
 بہارِ مصطفیٰ دکھلا رہی ہے  
 خطا کارانِ امت ہیں ہمارے  
 مدینے سے صدا یہ آ رہی ہے  
 بلا کر بت کدے سے سوئے طیبہ  
 مری بگڑی بنائی جا رہی ہے  
 معطر ہے فضا عطرِ نبی سے  
 ہوا، طیبہ سے شاید آ رہی ہے  
 صلوٰۃ اُن پر پڑھے جاؤ خدا را  
 گھٹا رحمت کی چھاتی جا رہی ہے  
 میرا دل کیوں نہیں لگتا حرم میں  
 کسی کی یاد شاید آ رہی ہے  
 عطا کر کے مجھے توفیقِ مجدد  
 جیسں میری سبائی جا رہی ہے

فرید اپنی کہانی کیا کہیں ہم  
 ہمیں تو یاد ان کی آ رہی ہے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

زیارت کو مدینے کی ہمارا دل تڑپتا ہے  
دکھادے وہ جُہد مولا جہاں رحمت کا دریا ہے

کرم کی ہو نظر مجھ پر خدا کے واسطے آقا  
سنہری جالیاں پھر دیکھنے کو دل تڑپتا ہے

گدائے مصطفیٰ کی کیا اونکھی شان ہے لوگو!  
کہ ایسی شان اوروں میں نہ دیکھیں گے نہ دیکھا ہے

بلائیں جلد ہی آقا مجھے دربار اقدس میں  
بہت دن ہو گئے جانے کو میرا دل تڑپتا ہے

جنید و یحییٰ و عطار و رومی آپ کے گر ہیں  
تو یہ عاصی فرید الحق بھی حضرت آپ کا ہے

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

رُشکِ جنتِ اپنا کاشانہ بنانا چاہئے  
عطرۃ زلفِ محمدؐ سے بسانا چاہئے  
قسمِ خفتہ فریدِ اپنی جگانا چاہئے  
نقشِ پائے مصطفیٰؐ پر سر جھکانا چاہئے  
دولتِ حبیبِ نبی سے دل سجانا چاہئے  
نخترِ فردوسِ بریں خود کو بنانا چاہئے  
نعتِ سرکارِ دو عالم گنگنانا چاہئے  
دولتِ ایمان و دیں ہر دم بڑھانا چاہئے  
لب پہ ہو نامِ محمدؐ دل میں ہو یادِ خدا  
سارا نقشِ ماسوا دل سے مٹانا چاہئے  
کہہ رہے ہیں عندلیبانِ حرمِ صیاد سے  
مجھ کو باغِ مصطفیٰؐ میں آشیانا چاہئے

آفتابِ حشر میرا کیا بگاڑے گا فرید  
اُن کے الطاف و کرم کا شامیانا چاہئے



۱۲۲  
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

طیبہ سے محمدؐ جب، اللہ کے گھر آئے  
تعظیم پیمر میں بُت اوندھے نظر آئے

تحفے میں نماز آئی امت کو بلا رتبہ  
محبوب خدا جس دم، محبوب کے گھر آئے

اے روح جدا ہونا اس وقت تو قالب سے  
جب سامنے آنکھوں کے سرکار کا در آئے

آنکھوں میں مدینہ ہو لب پر ہو ثنا ثیری  
ہو اتنا کرم یارب جب وقت سفر آئے

چو میں گے قدم اس کے ہم جذب عقیدت سے  
طیبہ سے بلانے کو جولے کے خبر آئے

نسبت ہو تو ایسی ہو الفت ہو تو ایسی ہو  
جس وقت جھکے گردن وہ نور نظر آئے

شہابِ عرب بولے شہابِ عجم بولے  
محبوبِ خدا آئے سلطانِ بشر آئے

عصیاں سے ہوں آلودہ پر میری یہ قسمت ہے  
رحمت کی ردا اوڑھے سرکارِ نظر آئے

اس وقت آٹلا عقدہ حضرت کی نبوت کا  
دینے کو گواہی جب طیبہ کے شجر آئے

خوروں نے پرہی نفیس نمودن نے سلامی دی  
جب فخرِ رسل آئے جب رشکِ قمر آئے

ان پیش یا پہلے خواہش بھی ہوئی قرباں  
اب رکھنے و چوکٹ پر پیشانی و سر آئے

اب ضبط نہیں ہوتے ہم سے تو فریدِ آنسو  
دربارِ محمدؐ میں بادید و تر آئے

## الضلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے  
 سلامی کو آئے جہاں پر فرشتے  
 کشود مصائب ہے نام محمدؐ  
 دیارِ حبیبِ خدا میں پہنچ کر  
 درِ مصطفیٰ سے نہ آؤں گا برگز  
 مدینے کی گلیوں میں جا کر ہمارا  
 مسرت سے سنتے تھے جس کو محمدؐ  
 جبیں اپنی رکھ کر درِ مصطفیٰ پر  
 جہاں ان کا نقش قدم دیکھتا ہوں  
 اگر ہاتھ آجائے نعلینِ حضرت  
 تجلی آقائے کونین ہم کو  
 خیالوں میں آنکھوں میں قلبِ جد میں  
 نبیِ مکرم کی الفت کے آنسو  
 ان آنکھوں میں خاکِ مزارِ محمدؐ  
 غمِ دل سنانے کو جی چاہتا ہے  
 وہیں میرا جانے کو جی چاہتا ہے  
 وظیفہ بنانے کو جی چاہتا ہے  
 مصائب سنانے کو جی چاہتا ہے  
 وہیں بیٹھ جانے کو جی چاہتا ہے  
 نگاہیں بچھانے کو جی چاہتا ہے  
 وہی نعت گانے کو جی چاہتا ہے  
 مقدر جگانے کو جی چاہتا ہے  
 وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے  
 تو سر پر اٹھانے کو جی چاہتا ہے  
 نظر میں سامنے کو جی چاہتا ہے  
 انہیں کو بسانے کو جی چاہتا ہے  
 سے پکیں سجانے کو جی چاہتا ہے  
 کا سرمہ لگانے کو جی چاہتا ہے

فرید اب دیارِ حبیبِ خدا میں

شب و روز جانے کو جی چاہتا ہے



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نظر مجھ کو نور بدی آ رہا ہے  
 دیا یہ حمیب خدا آ رہا ہے  
 یہ فیض قلندر ان آنکھوں سے مجھ کو  
 نظر آج نور خدا آ رہا ہے  
 محمدؐ نہیں وہ تو کچھ اور ہی ہیں  
 نہ پوچھو نظر مجھ کو کیا آ رہا ہے  
 در مصطفیٰ سے در مصطفیٰ سے  
 نلادا ہمارا چلا آ رہا ہے  
 مجھے دیکھ کر اٹل طیبہ کہیں گے  
 غلام حمیب خدا آ رہا ہے  
 ہے احسان یہ بھی محمدؐ کا مجھ پر  
 زبان پر جو نام خدا آ رہا ہے

کسی کا فرید آج نام مقدس  
 زبان پر — بر ملا رہا ہے



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نبی کی توہین جو کریں گے نہ ان کو ہم راہبر کہیں گے  
جلیں گے وہ آگ میں ہمیشہ جو اپنے جیسا بشر کہیں گے

خدا نے بھیجا ہے گرچہ ہم تک لباسِ انسانیت میں ان کو  
کہا ہے قرآن نے نورِ وحدت بتاؤ کیسے بشر کہیں گے

جو دل کہ یادِ نبی میں تڑپے جو آنکھ ذکرِ نبی پہ روئے  
بھگوائے جو دامنِ عقیدت، اُسی کو ہم ہاشمِ ترکہیں گے

جواک اشارے پہ لوٹ آیا جواک اشارے پہ شق ہوا ہے  
ہزار لیل و نہار آئے، اُسی کو شمس و قمر کہیں گے

عزیزِ جنت سے بھی زیادہ زمینِ طیبہ کا ذرہ ذرہ  
مٹیں گے آنکھوں میں خاکِ طیبہ اسی کو کل البصر کہیں گے

زمانہ بدلا ہے ہم بھی بدلیں کہ روزِ محشر قریب ہے اب  
جسے نہ ہو فکرِ آخرت کی، فریہ اسے بے خبر کہیں گے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

اے جب قرآن محمدؐ، اے بشر تیرے لئے  
کھل گئے باب کرم رحمت کے در تیرے لئے

عرش سے اہل جہاں کو آ رہی ہے یہ صدا  
بھجوا فخر انبیا ناز بشر تیرے لئے

جب سے آیا نور وحدت آمنہ کی گود میں  
اک نیا پیغام الہی بر سحر تیرے لئے

خوش ہو اے اہل حرم آیا ہے نور کبریا  
کھل گئے ہیں رحمت و عرفان کے در تیرے لئے

بلبلوں کے زمرے کوئل کی کوکو چار سو  
کہہ رہی ہے آیا کوئی راہبر تیرے لئے

طالب عرفان رب سے کہہ گئے فخر رسل  
”چھوڑ دی ہے میں نے منزل ڈھونڈ کر تیرے لئے“

گر اطاعت تو کرے گا مالکِ کونین کی  
اے مسلمان ہوگی جنت مستقر تیرے لئے

جن کی تعلیمات نے دنیا بدل ڈالی تری  
حق نے بھیجا کتنا اعلیٰ راہبر تیرے لئے

عاشقانِ مصطفیٰؐ میں پہلے داخل ہو فرید  
جنت الفردوس نے کھولے ہیں در تیرے لئے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وہ جو لفظ کن سے چمک اٹھا، وہی نور رب حبیب ہے  
 کہ وجود سرورِ دو جہاں بھی فرید کیا ہی عجیب ہے  
 جو مقامِ ناز و نیاز ہے وہاں صرف ذاتِ حبیب ہے  
 نہ گزر ملک کا وہاں پہ ہے، نہ تو کوئی ان سے قریب ہے  
 تری ذاتِ رحمت و نور ہے ترا وصف کیا ہی عجیب ہے  
 جو بعید ہے، وہ بعید ہے، جو قریب ہے، وہ قریب ہے  
 یہ بھٹک رہا تھا ادھر ادھر مٹی راہ اس کو بھی خوب تر  
 مرا خامہ وصفِ نبی کرے مری شاعری کا نصیب ہے  
 تو مسیحِ بزمِ جہاں بنا مرے قلب کا تو علاج کر  
 کہ شفا ہے تیرے قدم تلے، تو حکیم ہے تو طبیب ہے  
 نہ خلیل کو نہ ذبیح کو نہ کلیم کو نہ مسیح کو  
 جو مقام آپ کو مل گیا وہ مقام کس کو نصیب ہے  
 جسے دیکھنا ہو حبیب کو مجھے آکے بزم میں دیکھ لے  
 میں ہوں آئینے کا بھی آئینہ مری شکل مثلِ حبیب ہے

ترے در پہ جو بھی پہنچ گیا وہ امیرِ بزمِ جہاں بنا  
 جو وہاں پہنچ کے بھی رہ گیا وہ فریدِ خستہ نصیب ہے



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ہم نے سمجھا ہی نہیں شان رسالت کیا ہے  
اور اللہ کے محبوب کی رفعت کیا ہے  
ہم غریبوں پہ محمدؐ کی عنایت کیا ہے  
حیف سمجھا ہی نہیں ان کی محبت کیا ہے  
خوف سے کانپنے لگتے تھے عدو ان کے قریب  
بورے ناٹ کے اور شانِ جلالت کیا ہے  
واعظا! سن لے محمدؐ نے لگایا ہے اسے  
باغِ سلمان سے بڑھ کر تری جنت کیا ہے  
جس نے آقا کی محبت سے سجایا دل کو  
اُس کی نظروں میں دو عالم کی حقیقت کیا ہے  
روزِ محشر میں لیے اپنے جلو میں ہونگے  
عاصیوں پر مرے سرکار کی الفت کیا ہے  
حسنِ محبوب سے کم تر ہے جمالِ دنیا  
سن لو! اے اہل جہاں اس کی حقیقت کیا ہے

جس قدر تم کو ستانا ہو ستا لو ہم کو  
 وقت بتلائے گا اسلام کی رفعت کیا ہے  
 سیرت شاہِ دو عالم نے بتایا ہم کو  
 عدل و انصاف ہے کیا اور اخوت کیا ہے  
 سایہ دامن سرکارِ دو عالم کی قسم  
 دل میں ہمت ہے تو پھر کوئی مصیبت کیا ہے  
 تیری بخشش کے لیے راتوں کو روتے تھے حضور  
 دیکھ اسے امتِ عاصی تری نسبت کیا ہے  
 لاکھ فتنے ہوں بلائیں ہوں عدد ہوں پھر بھی  
 میرے سرکار اگر ہیں تو مصیبت کیا ہے  
 صورتِ سرور دیں ہم کو دکھا دے مولا  
 اس سے بڑھ کر کوئی ایمان کی دولت کیا ہے

ان کے اندازِ تکلم سے یہ ظاہر ہے فرید  
 شانِ گفتار ہے کیا اور فصاحت کیا ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

آنسو ہی بتائیں گے آیا ہوں میں کیا لینے  
 بیمارِ مدینہ ہوں، آیا ہوں شفا لینے  
 سب طالبِ دنیا ہیں، اتنا ہو کرم مجھ پر  
 آیا ہوں میں حضرت سے عرفانِ خدا لینے  
 سنتا ہوں کہ عرفاں کی دولت یہاں ملتی ہے  
 آیا ہوں ترے در پر، انوارِ وفا لینے  
 بل جائے مرے آقا، حسین کے صدقے میں  
 آیا ہوں ترے در پر، میں علمِ ثنا لینے  
 اصحابِ نبی کہتے دربار میں آقا کے  
 آیا ہوں محمدؐ سے پیغامِ خدا لینے  
 تم بندۂ خالص ہو، تم رب کے چہیتے ہو  
 ہو چشمِ کرم مجھ پر آیا ہوں دعا لینے

دنیا ہو کہ دیں، سب کچھ میں لوں گا فریدان سے  
 مت پوچھو یہ تم مجھ سے، آیا ہوں میں کیا لینے



## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

جو اس کے فضل و کرم سے قریب ہوتا ہے  
اُسی کو بادۂ عرفاں نصیب ہوتا ہے

”جسے بھی عشق محمدؐ نصیب ہوتا ہے“  
وہ اپنے رب سے بہت ہی قریب ہوتا ہے

فرید وہ بھی بڑا خوش نصیب ہوتا ہے  
کہ جس کے قلب میں عکس حبیب ہوتا ہے

غم فراق محمدؐ عجیب ہوتا ہے  
سکونِ قلب اسے کب نصیب ہوتا ہے

جو ان کی یاد میں روتا ہے روز راتوں کو  
اسی کو جلوۂ ایماں نصیب ہوتا ہے

پہن لیا ہے غلامی کا طوق جس نے بھی  
اُسی کو مسندِ عرفاں نصیب ہوتا ہے



اسے نہ فکرِ جہاں ہے نہ دولتِ کوئین  
گدائے کوئے محمدؐ عجیب ہوتا ہے

غلامی مل گئی جس کو درِ محمدؐ کی  
بھلا وہ خادمِ طیبہ غریب ہوتا ہے؟

جو اُن کے چاہنے والوں کو چاہتا ہے فرید  
وہ دُور رہ کے بھی اُن سے قریب ہوتا ہے



## الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اُسی کو رحمتِ رب سے قریب دیکھا ہے  
کہ جس نے جا کے دیارے حبیب دیکھا ہے

کہیں پہ نورِ خدا ہے کہیں پہ نورِ نبی  
جمالِ وادیِ طیبہ عجیب دیکھا ہے

دورِ نبی سے فقیروں نے جھولیاں بھر لیں  
نہ ان سا کوئی معینِ الغریب دیکھا ہے

انہیں کو کہتے ہیں خدامِ مصطفیٰ مومن  
نظر سے جس نے کہ ذاتِ حبیب دیکھا ہے

مریضِ شرک کو جس نے دوائے وحدت دی  
نہ ایسا کوئی جہاں میں طیب دیکھا ہے

تڑپ رہا ہے بچے دید یہ زمانے سے  
فرید سا نہ کوئی کم نصیب دیکھا ہے

الْضَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

خوشی شان ہو ہے اور کیا ہے  
یہ طرز گفتگو ہے اور کیا ہے

جدھر دیکھے ترے جلوے ہیں بکھرے  
جہاں میں تو ہی تو ہے اور کیا ہے

خدا کے بعد ان کا نام لینا  
حسین اک جستجو ہے اور کیا ہے

بخاری ہو کہ مسلم یا نسائی  
انہیں کی گفتگو ہے اور کیا ہے

بوقت موت آمیں میرے آقا  
یہی اک آرزو ہے اور کیا ہے

کسی کی یاد میں گردن جھکا نا  
طریق گفتگو ہے اور کیا ہے

ترے محبوب کی امت نہ گزے  
یہ ان کی آبرو ہے اور کیا ہے

بنام مصطفیٰ آنسو بہانا  
صلوٰۃ با وضو ہے اور کیا ہے

فرید آخر تصور رنگ لایا  
تو ان کے روبرو ہے اور کیا ہے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نبی کے چہرے سے نور خدا رمیدہ ہے  
 قسم ہے ذاتِ محمدؐ خدا رسیدہ ہے  
 وہی تو سیدھا ہے جس کو حضور لائے ہیں  
 وگرنہ دین کا رستہ عجب خمیدہ ہے  
 ورق ورق پہ لکھا نام مصطفیٰؐ پایا  
 زبانِ برگ پہ آقا کا ہی قصیدہ ہے  
 سکون دیجیے شاہِ مزاج کو میرے  
 نہ جانے کیوں یہ طبیعت بڑی کبیدہ ہے  
 تمام تاجِ نبوتِ طفیل ہے تیرے  
 یہی تو سارے مسلمان کا عقیدہ ہے  
 وہ دین جو کہ ہزاروں بہار لایا تھا  
 مرے حضور وہی اب خزاں رسیدہ ہے

چراغِ عشقِ محمدؐ کی روشنی میں فریہ  
 ساؤ نعت تم ایسی جو ناشنیدہ ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مل جائے اگر دامنِ نبی بیدار مقدر ہو جائے  
محشر میں بلندی ہو حاصل دنیا بھی مسخر ہو جائے

گر خواب میں ہو دیدارِ نبی تقدیرِ منور ہو جائے  
ہو روح ہماری پاکیزہ اور قلبِ مطہر ہو جائے

اے فخرِ رسل اے شاہِ اہم خواہش ہے یہی ارماں ہے یہی  
طیبہ کی زمیں پہ مدفن ہو اور لعشِ منور ہو جائے

مل جائے اگر جاروبِ کشی دربارِ محمدؐ کی ہم کو  
قسمت ہو ہماری پھر تاباں اور قلبِ منور ہو جائے

اے کاش فریدِ عاصی کی اتنی سی تمنا پوری ہو  
نسبت سے ہمارے پیروں کی دیدارِ میسر ہو جائے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

حدیث پاک بتلاتی ہے ذات کبریا کیا ہے  
کلام اللہ دکھلاتا ہے شانِ مصطفیٰ کیا ہے

خدا نے ان کے کاموں کو بھی اپنا کام فرمایا  
محمدؐ اور خدا میں دیکھ لو تم فاصلہ کیا ہے

پڑھو قرآن تعصب کی نگاہوں سے الگ ہو کر  
تو خود ہی جان جاؤ گے کہ مقصودِ خدا کیا ہے

یہ عقدہ بعد مرنے کے کھلے گا تجھ پہ اے منکر  
خدا کیا ہے، محمدؐ کیا، غلامِ مصطفیٰ کیا ہے

دکھائیں اپنی صورت یا کہ تڑپائیں سدا تجھ کو  
غلامِ مصطفیٰ ہے تو تجھے شکوہ گلا کیا ہے

ملکین لامکان تھی کل ملک اللہ کی ہستی  
کھلا معراج میں عقدہ مقام کبریا کیا ہے

ضرورت ہے غمِ سرورِ عالم کی دنیا کو  
جین وقت کی تحریر پڑھ لو، پوچھنا کیا ہے

زبانِ مصطفیٰ سے ہم نے پائی بات دونوں کی  
حدیثِ پاک کیا ہے اور کلامِ کبریا کیا ہے

جبیں اپنی جھکا کر روضہ سلطانِ عالم پر  
جگالو اے فرید اپنا مقدر پوچھنا کیا ہے



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حدیث پاک کی زنجیں نقاب رہنے دے  
ہمارے دل میں خدا کی کتاب رہنے دے

اٹھا کے پردہ تو ہوش و خرد نہ کھو میرے  
تجلیوں کا خدارا حجاب رہنے دے

ترے کرم کے منافی ہے یہ مرے مولا  
خراب جو ہے اسے تو خراب رہنے دے

نہ تول میرے گنہ گروں کو جرم بے حد سے  
کچھ آبرو میری روزِ حساب رہنے دے

صلہ نہ دے مجھے یارب عبادتوں کا مگر  
اسیرِ زلفِ رسالت مآب رہنے دے

ولائے آلِ محمدؐ میں سر جھکا دے فرید  
جہیں کو وقفِ درِ بوتراپ رہنے دے



## الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

خدا کے حکم سے دنیا میں جب خیرالانام آئے  
 فرشتے اُن کے گھر لے کر درود آئے سلام آئے  
 خدایا ان کی الفت آخری لمحے میں کام آئے  
 زباں پر میرے اس دم سرور عالم کا نام آئے  
 ہوں آدم یا کہ ابراہیم و یوسف کوئی پیغمبر  
 حبیبِ کبریا اُن کی ہر اک منزل میں کام آئے  
 جہاں کو جس نے روشن کر دیا اک آنِ واحد میں  
 لیے غارِ حرا سے آپ وہ نوری پیام آئے  
 بتوں کی بت پرستی سے جو روکا سرور دیں نے  
 تو کافر ان سے ہر منزل پہ بہر انتقام آئے  
 زباں ہو جائے نورانی بیاں ہو جائے عرفانی  
 اگر لب پر ترے نام محمد صبح و شام آئے  
 نہ دکھلائیں وہ صورت، قبر میں تو دیکھ ہی لیں گے  
 محبت چاہنے ان کی کہ اُس منزل میں کام آئے

فرید اُن کو خدا نے دی جہاں بانی دو عالم کی  
 زمین و آسمان سب ان کے زیر انتظام آئے



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

تو حریم رب میں کیس رہا تری ذات ناز قدیر ہے  
تو ہی رب کا بندہ خاص ہے تو ہی عظمتوں کا امیر ہے

تو ہی وجہ خلق جہاں بنا تری مثل ہے نہ نظیر ہے  
تو ہی رشک شمس و قمر ہوا، تری ذات نورِ کبیر ہے

تو رؤف ہے، تو رحیم ہے، یہ کلامِ رب قدیر ہے  
ترا وصف کیا میں بیاں کروں تو بشیر ہے، تو نذیر ہے

تیرے فیضِ خلق سے مٹ گیا ترے رب کا جبر و جلال بھی  
کریں ناز کیوں نہیں تجھ پہ ہم، تو ہی حشر میں بھی نصیر ہے

جو بکھر کے رات سنوار دے، جو سنور کے صبح نکھار دے  
انہیں کاکلوں کا مرے خدا یہ فرید بھی تو اسیر ہے



الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

عشق سرور میں جاں سے گزر جائیں گے  
نام لے لے کے آقا کا مرجائیں گے

جب نظر سے نبی کی اتر جائیں گے  
تم ہی کہہ دو کہ آخر کدھر جائیں گے

لیجئے اب ہماری خبر یا نبی  
چھوڑ کر آپ کا در کدھر جائیں گے

بن کے پیغامبر جب فضا آئے گی  
موت بولے گی بٹھا گھر جائیں گے

حشر کے دن تو سایہ رہے آپ کا  
ورنہ یہ نام لیوا کدھر جائیں گے

ہو اگر آپ کی چشمِ رحمت تو پھر  
میرے بگڑے مقدر سنو جائیں گے

جو بھی ہیں محفلِ ذکرِ سرکار میں  
سب کے دامنِ مرادوں سے بھر جائیں گے

دل جلے روزِ محشر میں اے کبریا  
سوختہ سینہ لے کر کدھر جائیں گے

تحفہٴ عشقِ آلِ محمدؐ لیے  
حشر میں ان کے پوشِ نظرِ جائیں گے

عشقِ صادق اگر ہے فریدِ حزیں  
انکے حسنِ دل آرا پہ مرجائیں گے

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

رسول اللہ کو ہرگز نہ جزو کبریا کہیے  
اگر کہئے تو اُن کو سایہ نورِ خدا کہیے

عقیدت کا تقاضا ہے کہ نور کبریا کہیے  
شریعت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا کہیے

وہ قبلِ حضرت آدم، وہ بعدِ حضرت عیسیٰ  
ادھر بھی مصطفیٰ کہیے ادھر بھی مصطفیٰ کہیے

ازل سے جس کی تابانی، ابد تک جس کی تابانی  
وہی ہے ظنِ ربانی، اسے نورِ خدا کہیے

خدا شیدا محمدؐ کا، محمدؐ اس کے شیدائی  
ادھر عشقِ نبیؐ کہیے ادھر عشقِ خدا کہیے

غبارِ زیرِ پائے سرورِ عالم کا کیا کہنا  
قدمِ جس خاک پر رکھا اسے خاکِ شفا کہیے

ازل ان سے ابد ان سے، زمیں ان سے، زماں ان سے  
 انہیں کو ابتدا کہیے، انہیں کو انتہا کہیے

کرم کی ہو نظر شاید فرید بینا پر بھی  
 صبا جا کر در اقدس پہ اتنا مدعا کہیے

زباں پر نام سرکارِ دو عالم جب فرید آئے  
 جھکا کر اپنی گردن مرجبا صل علی کہیے

## الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

میرے نبی ہیں رحمت والے، رحمت والے  
میرے نبی ہیں عظمت والے، عظمت والے

میرے نبی ہیں خلوت والے، خلوت والے  
میرے نبی ہیں جلوت والے، جلوت والے

میرے نبی ہیں عزت والے، عزت والے  
میرے نبی ہیں شوکت والے، شوکت والے

میرے نبی ہیں رفعت والے، رفعت والے  
میرے نبی ہیں جنت والے، جنت والے

میرے نبی ہیں شان خدا کی، شان خدا کی  
میرے نبی ہیں وحدت والے، وحدت والے

میرے نبی ہیں خلق کے آقا، خلق کے داتا  
میرے نبی ہیں امت والے، امت والے



میرے نبی ہیں ساقی کوثر، ساقی کوثر  
میرے نبی ہیں راحت والے، راحت والے

میرے نبی ہیں صاحب بخشش، صاحب بخشش  
میرے نبی ہیں شفقت والے، شفقت والے

میرے نبی ہیں نور الہی، نور الہی  
میرے نبی ہیں محکمات والے، محکمات والے

میرے نبی ہیں کنز الہی، کنز الہی  
میرے نبی ہیں نعمت والے، نعمت والے

میرے نبی ہیں جان فریدا، جان فریدا  
میرے نبی ہیں خلقت والے، خلقت والے



## فصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

صبح، خالق کی اپنے ثنا کیجئے  
 کیا کہوں آپ سے آپ کیا کیجئے  
 روز و شب نعت ان کی کہا کیجئے  
 ورد نام رسول خدا کیجئے  
 مشکلیں ساری آسان ہو جائیں گی  
 جس میں پردہ نشیں کا تصور رہے  
 نعمت علم و ایمان ملے آپ کو  
 آپ رچا جتے ہیں خدا کا کرم  
 قاسم نعمت دو جہاں آپ ہیں  
 شام، مدح رسول خدا کیجئے  
 ان کا نام مقدس لیا کیجئے  
 غرق در پائے رحمت رہا کیجئے  
 مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ کیجئے  
 ان کے نقش قدم پر چلا کیجئے  
 ایک سجدہ تو ایسا ادا کیجئے  
 شکر شاہ دو عالم ادا کیجئے  
 تذکرہ اس کے محبوب کا کیجئے  
 صدقہ حسنین کا کچھ عطا کیجئے

ہے فرید آپ کی آل کا خاک پا

اس کے حق میں خدا را دعا کیجئے

## الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

ازل کے چاند سے اخضر نقاب مانگے ہے  
 نبی سے عطرتِ اعلیٰ گلاب مانگے ہے  
 طفیلِ ساقی کوثرِ پلادے بادۂ نور  
 غلامِ آلِ رسالت مآب مانگے ہے  
 نہ چاہئے اسے جنت نہ چاہئے درزخ  
 فقط حضورِ عالی جناب مانگے ہے  
 مصیبتوں کا ہوں مارا، کرم ہو اے آقا  
 غلامِ آپ کا جینے کی تاب مانگے ہے  
 ہمارے جذبۂ ایمان کا حوصلہ ہے یہی  
 کہ بوئے زلفِ رسالت مآب مانگے ہے  
 نہیں ہوں طور، کہ جلووں سے تیرے جل جاؤں  
 یہ شوق دید تجھے ہے حجاب مانگے ہے

زمانہ دیکھئے کتنا بدل گیا ہے فرید  
 کہ آج بندہ بھی رب سے حساب مانگے ہے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قدم زمیں پر ہے کس نے رکھا زمانہ کروٹ بدل رہا ہے  
ادھر بھی سورج نکل رہا ہے، ادھر بھی سورج نکل رہا ہے

وہ اجرِ رحمت برس رہا ہے وہ حوریں نعمات گاری ہیں  
چمن میں کون آج آگیا ہے کہ سارا موسم بدل رہا ہے

یہ بھینی بھینی سی مست خوشبو نسیم کس سے چھپا کے لائی  
وہ ہنس کے بولی کہ زلف کھولے صیپِ داور ٹہل رہا ہے

توں سے کہہ دو کہ گھر بدل دیں خدا کے گھر کو وہ کر دیں خالی  
پہنچ گیا ہے وہ عہدِ باری، ترا پجاری بدل رہا ہے

شراب، وحدت کی لے کے آیا ہے کوئی ساقی خدا کے گھر میں  
پکار، رندوں کی ہو رہی ہے، کہ دورِ پدِ دور چل رہا ہے

ستم کی تو انتہا ہوئی ہے، کرم کی بھی ابتدا ہو آقا  
نہ جانے کیوں مدتوں سے مجھ کو، غمِ زمانہ مسل رہا ہے

فرید نعتوں میں تیری حب تو غضب کی آتش بیانیاں ہیں  
سنی ہیں جس نے بھی تیری نعتیں وہ عشقِ احمد میں جل رہا ہے

الضُّلُوفُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

طفیل محمدؐ یہ ہم دیکھ لیں گے  
کہ تحریر لوح و قلم دیکھ لیں گے

رسول خدا کا کرم دیکھ لیں گے  
جمال اُن کا بے پردہ ہم دیکھ لیں گے

یہ سن لیں خدا کے گنہگار بندے  
سرِ حشر لطف و کرم دیکھ لیں گے

نگاہوں میں طاقت اگر بخش دیں وہ  
تو بیشک جمالِ حرم دیکھ لیں گے

سلامت رہے نورِ ایمان ہمارا  
تو انوارِ دیرِ حرم دیکھ لیں گے

بجا لائیں گے سجدۂ شکر اُس جا  
جہاں اُن کا نقش قدم دیکھ لیں گے

سنا رہے ہمارے قریب آگیا ہے  
مدینہ تو اب کوئی دم دیکھ لیں گے

محبت اگر ہے نبی سے ہماری  
تو پھر نورِ خالق بھی ہم دیکھ لیں گے

فرید اپنی فطرت ہے سر کو جھکانا  
بکھی تو کسی کا کرم دیکھ لیں گے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

وہ نوری اک انجمن تھی یارو یہاں کی سب انجمن سے پہلے  
جہاں محمدؐ تھے جلوہ فرما ہمارے خاکی وطن سے پہلے

نہ یہ زمیں تھی نہ وہ فلک تھا، نہ یہ بہاریں، نہ وہ فضا تھی  
نہ تھا جہاں میں وجودِ آدم، وجودِ شاہِ زمن سے پہلے

گلوں کی عطر تبتاری ہے کہ کوئی مجھِ خرام ہے اب  
نہ آئی خوشبو کبھی بھی ایسی یہاں کے برگِ چمن سے پہلے

مجالِ انساں نہیں ہے ہرگز کہ روحِ حق کی وہ جان لے لیں  
مسیحؑ پہنچے حضورِ رب میں ادائے دار و رسن سے پہلے

یہی وصیت فرید کی ہے کہ اس کی میت پہ بعدِ مردن  
سنانا نعتِ نبی تم اس کو، سپردِ گور و کفن سے پہلے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کوئی میرے قریب آیا ہے      اوج پر اب نصیب آیا ہے  
 اس جہاں کو شفا عطا کرنے      رب کا بھیجا طبیب آیا ہے  
 انبیا نے سجائی جب دنیا      حب خدا کا حبیب آیا ہے  
 ہوشیار اے نبی کے دیوانو!      اب مدینہ قریب آیا ہے  
 فیض لینے کو آستانے پر      ڈرتے ڈرتے غریب آیا ہے

بدلی ہے سب ادا فرید تری

جب سے رنگِ حبیب آیا ہے





